صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز اتوار مورخہ 11 جون 2017ء بمطابق 15 رمضان 1438 ہجری بعد از دوپہر دو بجکر سترہ منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

إِنَّ ٱللَّهَ يَأۡمُرُكُمۡ أَن تُؤَدُّواْ ٱلۡأَمَٰنَٰتِ إِلَىٰٓ أَهۡلِهَا وَإِذَا حَكَمۡتُم بَيۡنَ ٱلنَّاسِ أَن تَحۡكُمُواْ بِٱلۡعَدۡلِۚ إِنَّ ٱللَّهَ نِعِمَّا يَعِظُكُم بِهِۦٓۗ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ سَمِيعَۢا بَصِيرٗا O يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ أَطِيعُواْ ٱللَّهَ وَأَطِيعُواْ ٱلرَّسُولَ وَأُوْلِي ٱلۡأَمۡرِ مِنكُمۡۖ فَإِن تَنَٰزَعۡتُمۡ فِي شَيۡءٖ فَرُدُّوهُ إِلَى ٱللَّهِ وَٱلرَّسُولِ إِن كُنتُمۡ تُؤۡمِنُونَ بِٱللَّهِ وَٱلۡيَوۡمِ ٱلۡأٓخِرِۚ ذَٰلِكَ خَيۡرٞ وَأَحۡسَنُ تَأۡوِيلًا۔

(ترجمہ): خدا تم کو حکم دیتا ہے کہ امانت والوں کی امانتیں ان کے حوالے کر دیا کرو اور جب لوگوں میں فیصلہ کرنے لگو تو انصاف سے فیصلہ کیا کرو خدا تمہیں بہت خوب نصیحت کرتا ہے بے شک خدا سنتا اور دیکھتا ہے مومنو! خدا اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو اور جو تم میں سے صاحب حکومت ہیں ان کی بھی اور اگر کسی بات میں تم میں اختلاف واقع ہو تو اگر خدا اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اس میں خدا اور اس کے رسول (کے حکم) کی طرف رجوع کرو یہ بہت اچھی بات ہے اور اس کا مآل بھی اچھا ہے

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: یہ چھٹی کی درخواستیں ہیں: میڈم یاسمین پیر محمد صاحبہ، 11-06-2017 جناب فریڈرک عظیم صاحب، 11-06-2017، جناب الحاج ابرار حسین صاحب، 11-06-2017، جناب فضل حکیم صاحب، منظور ہیں جی؟

(تحریک منظور کی گئی)

جناب سپیکر: باقاعدہ ڈبیبٹ کا آغاز کرتے ہیں، راجہ فیصل زمان صاحب!

سالانہ بجٹ برائے مالی سال 18-2017 پر عمومی بحث

راجہ فیصل زمان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ آنریبل سپیکر صاحب! میں آپ کا مشکور ہوں آپ نے مجھے موقع دیا۔ سر! کل آپ کو بڑا ہم نے Miss کیا کیونکہ اگر آپ ہوتے تو شاید اسمبلی کا ڈیکورم بھی زیادہ اچھا ہوتا، اور کل کچھ ایسی چیزیں ہوئیں جو میرے خیال میں بجٹ کے دوران نہیں ہونی چاہیئے تھیں۔ ہمارے آنریبل وزیر اعلیٰ صاحب نے کہا تھا میرے ایک بھائی کو کہ ہمیں وہ استاد بتائیں جس نے آپ کو یہ بتایا، تو میں ادھر کہوں گا، انہوں نے کہا تھا نالائق استاد بتائیں، میں ان بھائیوں کو کہوں گا یہ اپنا لائق استاد بتائیں جس نے یہ اے ڈی پی بنائی ہے (تالیاں) یہ اس لائق استاد کے بارے میں بتائیں کہ میں اس استاد کو سلام پیش کرتا ہوں کہ جس نے ان حالات میں یہ اے ڈی پی پیش کی ہے کہ جو خزانہ ہے اس کے کیا حالات ہیں، جو سب چیز کو مدنظر رکھ کے انہوں نے اے ڈی پی پیش کی ہے۔ میں مظفر سید صاحب کے بارے میں یہ کہوں گا کہ وہ نہ صرف ہمارا Colleague بھی رہا ہے، ایک Dead honest آدمی ہے اور اس کو مبارک باد بھی پیش کرتا ہوں اور میں اپنے بھائی مظفر سید سے یہ ریکویسٹ کروں گا کہ یہ جس سیکرٹریٹ میں خود بیٹھتے ہیں، اس میں نہ تو کیفے ٹیریا ہے، نہ کوئی پارکنگ کی جگہ ہے، کوئی آنریبل ممبر چلا جائے خدا جانتا ہے کہ وہاں پہ اسے بہت تکلیف ہوتی ہے۔ یہ ایک چیز ان کے نوٹس میں لانے والی بات تھی، بقایا جو بجٹ چھ سو چھ ارب کا ہے، اس میں میں اپنے بھائی سے ضرور پوچھوں گا کہ آپ نے جو گرانٹ لی ہے، گرانٹ کے بھی کچھ تقاضے ہوتے ہیں، وہ بھی ہمیں بتایا جائے اور جو آپ نے باون ارب Loan لیا ہے

وہ بھی ہمیں بتایا جائے کہ اس کا کیا تقاضا رکھا گیا اور کس تقاضے کے ساتھ لیا؟ دوسرا سر! ریونیو کلیکشن کے حوالے سے پچھلے سال آپ کے ساتھ میری بات ہوئی تھی، وہ آپ نے ایک ایگریکلچر کمیٹی پہ ایک رپورٹ تیار کی، اسمبلی سے پاس ہوئی، ابھی تک گورنمنٹ نے اس کی کوئی Implementation نہیں کی اور آپ نے اس پہ، میں آپ کو Appreciate کروں گا، آپ نے کام کیا، اس کے بعد ہمارے روڈ سیکٹر میں، میرے بھائی بیٹھے ہیں، میرے Colleague بھی ہیں، میں بڑا مشکور ہوں ان کا، آپ سن کے سب حیران ہوں گے کہ پیج نمبر 241 پر اے ڈی پی نمبر 1223، انہوں نے میرے حلقے میں دو سو پچاس ملین رکھے اکیس کلومیٹر کے لئے جس میں تیس ملین انہوں نے ریلیز کرنے ہیں، میں بڑا مشکور ہوں کہ انہوں نے میرے حلقے میں فنڈ رکھا ہے لیکن میں چیئر سے یہ تھوڑی سی اپنی وضاحت چاہوں گا کہ ایک ایم پی اے کے حلقے میں جب فنڈ Identify ہو جائے تو وہ اس کی اونرشپ ہے یا وہ کسی اور کی اونرشپ ہے؟ دوسرا میں بابک صاحب کو بھی کچھ بتانا چاہتا ہوں کہ میرے ہی حلقے میں یہ میرے بھائی، مجھ پہ بڑے مہربان ہیں، Widening and Improvement Tarnawa Bala Road کیلئے، 35 کلومیٹر روڈ کیلئے تین ارب دس کروڑ روپے رکھے ہیں میرے لیے، تو میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ میرے حلقے میں رکھنے کا مقصد کسی کو وہاں پہ لانچ کرنا ہے، وہاں پہ Pre-poll rigging کرنی ہے یا کوئی سیاست کرنی ہے، یہ آپ کی بک میں ہے سب کچھ، یہ آپ کی کتاب میں ہے سب کچھ۔ ہم کو جب اے ڈی پی ملتی تھی تو ہم دیکھتے تھے کہ ہمارا کوئی نام آیا ہے کہ نہیں آیا ہے؟ میں نے جب یہ دیکھا تو میں سمجھ گیا میرے خلاف کوئی نئی چیز ہو گی سر، میرے بھائی بیٹھے ہیں، ہم ان کا دل سے احترام کرتے ہیں، انہوں نے میرے حلقے میں ایک اور 269 Page پہ ایک سکیم دی ہے، میں خوش ہوں جی، بڑا خوش ہوں، واٹر سپلائی سکیم ہے، وہ بھی ڈیڑھ کروڑ روپے کی ہے، اس کے لئے بھی میں ان کا مشکور ہوں۔ انہوں نے پانچ ملین رکھا ہے لیکن میں پھر آپ سے یہ سوال کروں گا سر! کہ یہ جو بک ہے سر، اس کی اونرشپ نہ کسی ڈسٹرکٹ ناظم کی ہے، اس کی اونرشپ نہ کسی ڈسٹرکٹ چیئرمین کی ہے، نہ کسی Unelected بندے کی ہے، یہ اس کی اونرشپ ایلیکٹڈ لوگوں کی ہے، Unelected بندے کا کوئی Right نہیں بنتا کہ وہ کسی دوسرے بندے کے حلقے میں جا کے Interfere کرے، سیاست کرے۔ سیاست کا میدان کھلا ہے سر! کس کو پتہ ہے کس نے کدھر جانا ہے

سر، یہ آپ پہلے سے کیسے Assessment کر سکتے ہیں؟ لیکن ہم سب کو دیوار کے ساتھ لگایا جا رہا ہے اور اس میں میری یہ Reservations تھیں، میں نے آپ کے سامنے رکھ دیں اور سر آپ چاہیں تو پورا ریکارڈ دکھا سکتا ہوں کہ خاص طور پہ اس بجٹ کے لئے میرے لیے میرے خلاف یہ پوری سازش کی جا رہی ہے اور ہمیں آپ کو بتانا ضروری ہے۔ میں تو حیران اس بات پہ ہوں سر! کہ Ongoing Schemes ہماری ادھر ہی پڑی ہوئی ہیں، میں تو ان بھائیوں پہ حیران ہوں جو اس سائڈ پہ بیٹھے ہوئے ہیں، مجھے ان کی طرف سے کوئی بتادے ان میں سے کتنے بھائیوں کی سکیمیں کمپلیٹ ہونگی، کس بھائی کی سکیم کمپلیٹ ہوئی ہے، کس بھائی کی سکیم کمپلیٹ ہوئی ہے؟ ابھی تک کس بھائی کا پرائمری سکول کمپلیٹ ہوا ہے، مڈل ہوا ہے، ایک آدھ ہوا ہے تو ہوا ہے سر، پانچ سالوں میں اگر ایک سکول ہو گیا تو اتنی بڑی بات نہیں ہے، خدا کا خوف کریں سر! کہ ایک طرف آپ ایک ارب روپے رکھتے ہیں اور دوسری طرف ایک کروڑ رکھتے ہیں اور اس سکیم کو چلا دیتے ہیں، اس طرح اے ڈی پی یہاں بنتی ہیں، اس طرح ہم اپنے صوبے کے فیصلے کریں گے۔ میرے ساتھ تو خصوصی مہربانی ہوئی ہے، مجھے تو خاص لگ رہا ہے کوئی Candidate آئے گا، میں Candidate سے ڈرتا شرماتا نہیں ہوں، یہ اللہ کے کام ہیں سر، عزت اللہ کے ہاتھ میں ہے، اللہ نے جس کو دینی ہوگی اللہ دے گا اور اس پہ میں خوش ہوں۔ میرے اپنے گھر خانپور کا پچھلے تین سال سے انہوں نے ایک کروڑ روپیہ ریلیز کیا ہے دس کروڑ کی جگہ، جس جس روڈ پہ میرا نام لکھا ہوا ہے، اس پہ ایک کروڑ ہے جس پہ یہ اپنا بندہ لانچ کرنا چاہتے ہیں، اس پہ کسی جگہ پانچ کروڑ ہے، کسی جگہ پچاس لاکھ ہے، یہ سر! آپ کی گورنمنٹ میں یہ چیزیں نہیں تھیں۔ سر! ہم عمران خان صاحب کو خود جانتے ہیں، وہ ایسا بندہ نہیں ہے کہ وہ بے انصافی کرے کسی کے ساتھ (تالیاں) یہ مجھے خدا کی قسم، مجھے ایک ایم پی اے نے کہا کہ ہمیں عمران خان نے کہا ہے کہ تم اپوزیشن کو فنڈ نہ دو، میں نے کہا خدا کی قسم نہیں مانتا میں، وہ یہ کہہ نہیں سکتا، وہ بھی سیاسی آدمی ہے، ہم کبھی غلط بات نہیں کریں گے جو کسی کے ڈیکورم کے خلاف ہو گی۔ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ، میں عاطف صاحب کے ڈیپارٹمنٹ کو تھوڑا Appreciate کروں گا، خاص طور پر خٹک صاحب کو اور قیصر عالم صاحب کو، انہوں نے بڑا کام کیا ہے، آپ کے بند سکولوں کو کھولا ہے، جو اچھی بات ہے اس کو Appreciate کرنا چاہیئے لیکن میں اپنے بھائی سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں وہ سمارٹ سکولز کچھ زیادہ سمارٹ

نہیں ہو گئے کہ بالکل ہی غائب ہو گئے نظر آنا بند ہو گئے، ان سمارٹ سکولوں کو میں سن رہا ہوں مجھے پتہ لگ رہا ہے، ان سمارٹ سکولوں کو آپ Convert کر کے ہائر سیکنڈری لیول پہ جا کے ان کو لے جا رہے ہیں، اس کا مطلب ہے کہ آپ پرائمری ایجوکیشن کو فوکس نہیں کر رہے، سیکنڈری لیول پہ آپ جب جائیں گے تو پرائمری ایجوکیشن تو آپ کی ختم ہو گی۔ آپ جب Rationalization policy کر رہے ہیں تو Rationalization policy کا کیا مطلب کہ بچوں کی تعداد اگر پوری نہیں ہے تو جہاں ٹیچر خوش نہیں ہے، وہ تعداد خود کم کر کے وہاں سے اپنی ٹرانسفر کر کے سکول بند کر رہے ہیں، خدارا Rationalization policy میں آپ Elected MPAs وہاں کے لوکل ڈسٹرکٹ ممبرز کو وہاں کی یونین کونسل کے چیئرمینوں کو Onboard رکھیں، ان کو ٹائم دیں، ایک ٹائم فریم کے اندر ان سکولوں کو دوبارہ بحال کرنے کی کوشش کریں، آپ کی Enrollment اچھی ہو جائے۔ مسجد سکولوں کو آپ نے بند کیا، پھر بھی آپ سے ریکویسٹ کرتے ہیں کہ جہاں مسجد سکول مشکل جگہ پہ بحال ہو سکتے ہیں، خدارا ان کو بھی بحال کیا جائے۔ 1997 میں کچھ لوگ ایجوکیشن سے فارغ ہوئے، ان کو کورٹ کی طرف سے بحال کیا گیا، ابھی تک آپ کے ڈیپارٹمنٹ نے اس پہ کوئی عمل درآمد نہیں کیا۔ میں شہرام بھائی سے یہ ضرور پوچھوں گا کہ انہوں نے چار سالوں میں میرے پی کے 49 میں کیا کیا ہے؟ اور میں ان کو ریکویسٹ کروں گا، انصاف کارڈ کی تصویر دکھا دیں، کم از کم میں وہ تصویر دیکھ کے خوش ہو جاؤں گا۔ اگر مجھے ملا نہیں تو میں اس کی فوٹو دیکھ کے خوش ہو جاؤں گا سر، یہ حال ہے ہماری سیاست کا کہ ہم سیاستدانوں کے ساتھ اس طرح کرتے ہیں، خدا کی قسم سر، یہ جو لوگ آپ کے ساتھ بیٹھے ہیں، آپ ان سے پوچھ لیں، انہوں نے لوگوں کو ادھر بھی دیکھا ہے اور ادھر بھی دیکھا ہے، کل آپ جب ادھر آئیں گے تو یہ آپ کے ساتھ بھی ہو گا لیکن اس طرح نہیں کرنا چاہیئے، جب الیکٹڈ بندہ تیس ہزار، چالیس ہزار ووٹ لے کر آتا ہے، اس کو اپنے حلقے میں عزت دیں، بخدا سر میں اس سائڈ پہ جتنے لوگ بیٹھے ہیں، ان کو اپنے سے زیادہ عزت دار سمجھتا ہوں لیکن ان کے حلقوں میں مجھے کوئی بھی بتا دے، اکبر ایوب خان صاحب بتا دیں، میں ایک دن بھی ان کے پندرہ سال میں ان کے حلقے میں گیا ہوں۔ ایک دن بھی میں نے ان کے خلاف ووٹ مانگا ہے۔ میں نے ان کے حلقے میں مداخلت کی ہے؟ لیکن سر آج یہ جو کچھ ہو رہا ہے، اس سے آپ کی اپنی پارٹی Damage ہو گی۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔

راجہ فیصل زمان: میں سر! میں دو منٹ لونگا سر، ایریگیشن منسٹر صاحب یہاں بیٹھے ہوئے، بیٹھے ہی نہیں ہیں سر، میں ان سے پوچھنا چاہتا تھا کہ انہوں نے اگر میرے کچھ حلقے میں کیا ہے تو مجھے بتادیں۔ اس کے بعد سر دو چیزیں میری رہ گئی ہیں سر، چھوڑیں جی Civil Servant Retirement and Death Compensation Act پاس ہوا تھا، اس میں ابھی تک کسی کو Compensation نہیں ملی۔ آپ کے نوٹس کے لئے آنریبل سر، آپ کا جو ایک ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ ہے، ان کے Employees کو پچھلے آٹھ مہینوں سے تنخواہ نہیں مل رہی سر، تنخواہ صرف دس ہزار روپیہ، ویسے تنخواہ ہونی چاہیئے چودہ ہزار یا پندرہ ہزار روپیہ، یہ ایشو چل رہا ہے۔ آخر میں سر، میں لاء اینڈ آرڈر سیچویشن پہ آنریبل سپیکر صاحب! آپ کو، گورنر صاحب کو، آنریبل سی ایم صاحب کو، آنریبل پی ایم صاحب کو اور پاکستان آرمی کو، پولیس کو، لاء انفورسنگ ایجنسیز کو اس بات کی مبارک دیتا ہوں کہ آج ہم سکھ سے اپنے صوبے میں رہ رہے ہیں، آپ کی بہت مہربانی، آپ کا بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: یہ آپ ادھر نہ آئیں پلیز۔ جی آپ مہربانی کریں جو بھی ایم پی اے صاحب بات کرنا چاہتے ہیں، وہ چٹ لکھ کے ادھر کوئی لے کر آئے گا، ادھر نہ آئیں پلیز۔ جی جی۔

راجہ فیصل زمان: سر، میری تو سپیچ ختم ہو گئی سر، پچھلی دفعہ جمعہ تھا، اس دفعہ اتوار ہے، پچھلی دفعہ بھی جو کچھ کہا وہ جوں کا توں چلا گیا، اس دفعہ بھی جو کہا ہے اللہ خیر ہی کرے۔

جناب سپیکر: آج کوریج ٹھیک جا رہی ہے کیونکہ کل Monday ہے تو سارے اخبارات ان شاءاللہ اس پہ کوریج صحیح دیں گے۔

راجہ فیصل زمان: سر، پچھلی دفعہ والا واقعہ سنایا تھا کہ وہ گویا آیا اور گاتا گیا گاتا گیا، سارے اس کو انعامات دیتے گئے، اب تو انعامات والی بات بھی ختم ہو گئی ہے جی، اب ہم گانا گائیں بھی تو کوئی آگے سے زبانی انعامات بھی نہیں دے رہا، جناب اللہ خیر کرے میں نے پچھلی بار بھی کہا تھا، آپ کی مدت پوری ہو گی، آپ کی حکومت رہے گی، آپ اپنی مدت پوری کریں گے ان شاءاللہ لیکن آپ سے سر یہ گزارش ہے، آپ کی کرسی سے کہ سر، ایک ڈیکورم کا خیال رکھا جائے، ایک ایم پی اے کی عزت نفس کا خیال رکھا جائے۔ یہ بک جو ہے، اس کی

اونرشپ ہماری ہے سر، اس کی اونرشپ اس ہال سے باہر بیٹھے بندے کی نہیں ہے، خدارا آپ جس کو ڈائریکٹو دیتے ہیں، بے شک دیں، میرے حلقے میں ایک روپیہ نہ دیں لیکن میرے حلقے میں جو روپیہ دیں اس کی اونرشپ مجھے دیں نہ کہ کسی Unelected بندے کو دیں میرا صرف یہ آپ سے کہنا ہے میرا اور کچھ نہیں کہنا ہے۔ میں یہ ڈی آئی خان کے لئے کہتا ہوں، میں یہ ایبٹ آباد کے لئے، میں یہ آپ کے لئے بھی کہتا ہوں، اگر کوئی فیڈرل گورنمنٹ کا بندہ بھی آپ کے حلقے میں آکر مداخلت کرتا ہے تو میں اس کے بھی خلاف ہوں، میں بھی اس کے خلاف آواز اٹھاؤں گا لیکن سر! جو ہمارا ڈیکورم ہے، ہمیں اس کو چھوڑنا نہیں چاہیئے۔ مہربانی۔

<u>جناب سپیکر:</u> شکریہ جی۔ سردار حسین بابک صاحب۔

<u>محترمہ مہرتاج روغانی (ڈپٹی سپیکر):</u> محترم سپیکر صاحب۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی جی میڈم۔ ڈاکٹر مہرتاج روغانی۔

<u>محترمہ مہرتاج روغانی (ڈپٹی سپیکر):</u> جناب سپیکر! میں راجہ فیصل زمان کا بہت، I respect him a lot

He missed you I missed you کہ and he knows that as for as he said too, every body missed you yesterday but when he said the decorum was not maintained; I do not agree to that, I try my level best کہ میں ڈیکورم کو Maintain کروں۔ تھینک یو ویری مچ۔

<u>جناب سپیکر:</u> سردار حسین بابک صاحب۔

<u>جناب سردار حسین:</u> شکریہ سپیکر صاحب، شکریہ سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب! کل بھی بجٹ کے حوالے سے لیڈر آف دی اپوزیشن نے کافی Lengthy اور مدلل سپیچ کی تھی اور کافی ساتھیوں نے بجٹ کے حوالے سے اپنے تحفظات کا بھی اظہار کیا تھا اور اپنی تجاویز بھی حکومت کے سامنے رکھی ہیں۔ سپیکر صاحب! آپ کے علم میں ہے کہ این ایف سی ایوارڈ جو ہے وہ سارے ملک میں جو ہماری آمدن ہے جو ہمارے اخراجات ہیں یا جو ہمارا حصہ ہے، فیڈریشن اور Federating Units کے درمیان ایک فارمولہ ہے، آئینی فارمولہ ہے، 2009 میں این ایف سی ایوارڈ ایشو ہوا ہے اور 2010 میں خوش قسمتی سے پاکستان کی تاریخ میں اٹھارہویں ترمیم وہ پاس ہوئی تھی اور 2014 میں نیکسٹ این ایف سی ایوارڈ ایشو ہونا تھا، بدقسمتی

سے آج تک 2017 تک وہ این ایف سی ایوارڈ ایشو نہ ہو سکا، 2010 میں پھر فیصلہ ہوا کہ چونکہ 18th Amendment کے آنے کے بعد بہت سارے جو ڈیپارٹمنٹس تھے وہ Devolve ہو گئے صوبوں کو، تو یہ فیصلہ ہوا کہ In Bulk میں صوبوں کو جو مالی اختیارات ہیں وہ دے دیئے جائیں گے اور جو حصہ ہے وہ دے دیا جائے گا اور ابھی تک ایک آئینی تقاضا جو ہے وہ پورا نہیں ہو سکا، تو ظاہر ہے یہ جمہوری ملک ہے، آئین پر چلتا ہے، یہ جمہوری ملک ہے منتخب حکومتوں پر چلتا ہے، یہ سوال ضرور اٹھتا ہے کہ این ایف سی ایوارڈ کا اجراء نہ ہونا، پھر مرکزی بجٹ کی کیا آئینی حیثیت رہتی ہے اور پھر اس کے بعد صوبائی بجٹ کی آئینی حیثیت کیا بن جاتی ہے اور کیا رہ جاتی ہے؟ یہ انتہائی بدقسمتی کی بات ہے، مرکز کی زیادتی اور ہمارے صوبے کی کمزوری، مصلحتاً ان دونوں کو کوتاہیاں ہم کہیں گے، ان دونوں کوتاہیوں نے میرے صوبے کو بہت زیادہ نقصان پہنچایا، مرکز کی زیادتی کے حوالے سے میرے دوست جو ہیں وہ خفا نہیں ہوں گے، اب ایک منتخب وزیر اعظم ہے، منتخب صدر ہے، آئین ہے، منتخب پارلیمنٹ ہے، اسمبلیاں ہیں، سوال اٹھتا ہے کہ چار Federating Units میں آخر فیڈریشن جو ہے، آخر وزیر اعظم صاحب جو ہیں وہ کیوں آئینی تقاضا پورا نہیں کر رہے؟ ظاہر ہے پھر جب ہم بات کرتے ہیں، پھر سارے لوگ بات کرتے ہیں کہ پاکستان پنجاب ہے اور پنجاب پاکستان ہے تو اسی Statement کو ایک Political Statement سمجھا جاتا ہے جو کہ غلط ہے، یہی حقیقت ہے، یہ جو نعرہ لگا ہے، یہ جو نعرہ ہے یہ حقیقت ہے ورنہ کیا جواز بنتا ہے؟ یہاں پر میرے مسلم لیگ کے ساتھی یہاں پر بیٹھے ہیں وہ جواز پیش کریں، ہم سارے دوست ہیں، اپنے صوبے کی بات ضرور کریں گے، بہت زیادہ ظلم ہو رہا ہے لیکن اس سے بھی بڑا ظلم جو ہے وہ میرے صوبے کی خاموشی ہے۔ یہ تو کھلے عام ہے، پاکستان میں جب ہم یہ پچھلے این ایف سی ایوارڈ کی تقسیم کا جو میں چارٹ دیکھ رہا ہوں، چارٹ جو بنایا گیا ہے، پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ کے وائٹ پیپر میں ہے تو 51 فیصد جو آمدن ہے، وہ پنجاب میں چلی جاتی ہے، 49 فیصد باقی تین صوبوں میں وہ آجاتی ہے اور جب انسان اسی چارٹ کو دیکھتا ہے اسی چارٹ کو تو پھر انسان کو سمجھ آجاتی ہے کہ پنجاب میں دلچسپی لینا، پنجاب کے خلاف بات نہ کرنا، پنجاب کے مسئلے میں مصلحت کا شکار رہنا کیوں انسان کو سمجھ آجاتی ہے، یہ جو View کا آدھا پورشن ہے، آدھا پاکستان، آدھا پاکستان بلکہ ابھی تو پورا پاکستان ہے، میں نے تو پہلے بھی اسی فورم پر ریکویسٹ کی تھی کہ میرا چیف منسٹر سی سی

آئی میں یہ مسئلہ اٹھائے، سندھ ساتھ دے گا، بلوچستان ساتھ دے گا، ایک پنجاب رہے گا، یہ تو شکر ہے، زرداری صاحب کو لوگ گالیاں دیں، زرداری صاحب کو لوگ ہزار دفعہ برا بھلا کہیں لیکن پختونخوا کو، سندھ کو، بلوچستان کو زرداری صاحب کو ہیرو ماننا چاہیئے، ہیرو ماننا چاہیئے (تالیاں) ان کو ہیرو ماننا چاہیئے اور کبھی کبھی میں بھی سوچتا ہوں کہ، جو حکمران پاکستان میں بدقسمتی سے، بدقسمتی سے چھوٹے صوبوں کو اپنے حقوق دیدیں تو وہ پاکستان میں اتنے بدنام ہو جاتے ہیں کہ ان کا نام لینا کوئی گوارا نہیں کرتا ہے۔ سپیکر صاحب! وزیر اعلیٰ صاحب کو یہ مسئلہ سی سی آئی میں اٹھانا چاہیئے تھا، سندھ بھی ساتھ دیتا اور بلوچستان بھی ساتھ دیتا، کم از کم یہ این ایف سی ایوارڈ تو ہوتا، ایک نیا فارمولا بنتا، Censes تو ابھی ہوا لیکن کم از کم ہمیں Increase ہوتا جو فیڈرل سے ہمیں جو کچھ آنا ہے، Militancy کے شعبے میں آنا ہے یا Usual شکل میں آنا ہے، کم از کم وہ تو ہمیں مل جاتا لیکن وہ کام نہیں ہوا، صوبے کی کمزوری رہی، اب بھی صوبائی حکومت سے ریکویسٹ کرتے ہیں کہ سی سی آئی میں اسی مسئلے کو اٹھائے تاکہ ہمارا یہ مسئلہ حل ہو جائے۔ سپیکر صاحب! بجٹ آمدن اور اخراجات کا ایک مجموعہ دیتا ہے اور میں تو برا نہیں ماننا چاہیئے، بھئی جو حقیقت ہے وہ حقیقت ہے، بجٹ آمدن اور اخراجات کا ایک مجموعہ دیتا ہے، جب اس بجٹ کو میں دیکھتا ہوں تو میں تو حیران رہ گیا، میں تو حیران رہ گیا اور آج میں جب 13-2012 میں اے این پی جا رہی تھی اے این پی اور پیپلز پارٹی جب جا رہی تھی تو اس اے ڈی پی کی کاپی میں اپنے ساتھ لایا ہوں، لوگ گالیاں دیتے ہیں، یہاں سے وزراء روزانہ اٹھتے ہیں کہ چور ہیں، چوری کی ہے، کرپشن کی ہے، لوٹ مار کی ہے، نوکریاں بیچی ہیں، ایزی لوڈ کیا ہے، یہ کیا ہے وہ کیا ہے، جو کسی کے دل میں آتا ہے تو ہمیں کہتا ہے، آج جب میں تبدیلی سرکار کا آخری بجٹ کو دیکھ رہا ہوں 18-2017، یہ لوگ ابھی جا رہے ہیں، تین ہزار ارب Throw-forward ہے تین ہزار، وزیر خزانہ صاحب نوٹ کر لیں چھ سو ستائیس ارب، چھ سو ستائیس ارب روپیہ آپ کا سالانہ -Throw forward ترقیاتی پروگرام میں دو ہزار چار سو ارب روپیہ، آپ سی پیک کا جو کریڈٹ لے رہے ہیں جو حکومت کریڈٹ لے رہی ہے، ہم حیران ہو گئے وزیر اعلیٰ صاحب چائنا گئے، مبارک ہو بھائی مبارک ہو، مغربی روٹ کو انہوں نے مان لیا۔ اتنے اتنے منصوبے آ گئے، بھائی ادھر ہم دیکھتے ہیں کہ سپیکر صاحب جو ہیں اس چیز کے خلاف ہیں، سی پیک کے خلاف ہائی کورٹ میں گئے، ادھر وزیر اعلیٰ صاحب خوشیاں منا رہے ہیں،

ہم بھی حیران ہو گئے کہ بھئی یہ کیا ہو گیا، خوش بھی ہو گئے، چلو جو بھی ہو اسی پیک میں ہمارا حصہ آ گیا وزیر خزانہ صاحب اس قوم کو بتائیں وزیر اعلیٰ بھی بتائیں کہ چوبیس سو ارب روپیہ کے جو منصوبے، آپ نے منصوبے لکھے ہیں منصوبے، ان کی جو Pledge ہے، جو کمٹمنٹ ہے، جو Agreements ہیں، وہ اس بجٹ میں Reflect کیوں نہیں ہیں؟ یعنی اگر حکومت کا ڈیٹیل معاہدہ ہوا ہے، کوئی زبانی جمع خرچ تو نہیں چلے گا، میں یہاں پر مثال دے سکتا ہوں کہ ایک منصوبہ ان لوگوں نے یہاں پر لکھا ہے سی پیک میں جس کی Cost پانچ ہزار ملین ہے اور حیرانگی ہوتی ہے جب 18-2017 میں اسی تبدیلی سرکار نے اس منصوبے کے لئے ایک لاکھ روپیہ مختص کیا ہے، ایک لاکھ روپیہ، کل لیڈر آف دی اپوزیشن کہہ رہے تھے کہ یہ مذاق ہے، یہ جھوٹ کا پلندہ ہے، پلندہ اور میرے خیال میں وزیر خزانہ صاحب تردید کریں گے، اگر میں غلط کہہ رہا ہوں وہ وضاحت کریں گے، اگر خدانخواستہ میں جھوٹ بول رہا ہوں وہ وضاحت کریں گے کہ پانچ ہزار ملین، اور یہ ایک منصوبہ نہیں ہے کئی منصوبے ہیں، سارے منصوبے اسی طرح ہیں، پانچ ہزار ملین ایک منصوبے کی Cost ہے، Allocation اس کے لئے ایک لاکھ روپیہ ہے ایک لاکھ روپیہ، تو ذرا Calculate کیا جائے، وہ منصوبہ ایک سو بیس سال میں مکمل ہو گا، ایک سو بیس سال میں (قہقہے/تالیاں) جب ہم جا رہے تھے، سپیکر صاحب! جب ہم جا رہے تھے جب ایزی لوڈ والے جا رہے تھے (قہقہے) یس یس، بقول آپ کے، آپ لوگ تین ہزار بلین Throw-forward چھوڑ رہے ہیں اور ہم جب جا رہے تھے، ہم ایک سو پچیس ارب Throw-forward چھوڑ کے گئے تھے ایک سو پچیس ارب، اور یہ ریکارڈ پر ہے، یہ اسی 13-2012 یہ ریکارڈ پر ہے، کہاں تھی گورننگ کی، بہترین حکمرانی کہاں پر تھی؟ بہترین حکمرانی وہاں پر تھی، ایجوکیشن میں ایمرجنسی کا نفاذ ہوا ہے، اعلان ہوا ہے، جب تبدیلی سرکار جا رہی ہے تو اٹھانوے ارب روپیہ اٹھانوے ارب روپیہ Throw-forward چھوڑ کے جا رہے ہیں اور جب ہم جا رہے تھے، ہم نے ایمرجنسی کا اعلان نہیں کیا تھا، ہم بیس ارب روپیہ Throw-forward چھوڑ کر جا رہے تھے۔ سپیکر صاحب! میرے صوبے کی آمدن کا بڑا ذریعہ انرجی اینڈ پاور ہے، چونکہ یہاں سے ہمیں بہت زیادہ منافع ملنے کا امکان بھی ہے اور یہ ظاہر ہے جب ہم دیکھ رہے ہیں تو یہ حقیقت بھی ہے لیکن اس سے پہلے میں جمعیت کے ساتھیوں کو اور جماعت اسلامی کے ساتھیوں کو، اسی حکومت نے سارے صوبے میں چار ہزار مساجد کو سولرائزیشن کا ایک اعلان کیا ہے، آپ لوگوں نے بجٹ میں سنا ہو گا، بجٹ میں لکھا بھی ہے، مجھے پورا پورا یقین ہے کہ جمعیت کے ساتھی اور

جماعت اسلامی کے ساتھی ضرور، احتجاج ان کو کرنا چاہیئے، ان چالیس ہزار مساجد کی سولرائزیشن کے لئے اسی سکیم کیCostوہ دوارب روپیہ ہے دوارب روپیہ، اول تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ مساجد تواو قاف ڈیپارٹمنٹ کے پاس ہیں، یہ انرجی اینڈ پاور کے پاس کس طرح آگئیں؟ لیکن پھر جب میں دیکھتا ہوں، اسی حکومت میں یہ ہوتا رہا ہے خیبر بینک فنانس ڈیپارٹمنٹ کاDomainہے لیکن وہ پی این ڈی کے پاس چلا گیا ہے تو پھر میں خاموش ہو جاتا ہوں کہ یہ اس حکومت میں کوئی نیا مسئلہ نہیں ہے، یہاں ظاہر ہے جس کی لاٹھی اس کی بھینس، یہ وزراء شاید ذرا کمزور ہوں گے، وہ وزیر بھی جماعت اسلامی کا ہے، خیبر بینک اس کا ہے لیکن وہ پی اینڈ ڈی نے لے لیا۔ دوسرا وزیر بھی، مساجد اسکے ڈیپارٹمنٹ میں آرہی ہیں لیکن چلی گئی ہیں طاقتور وزیر کے پاس، وہ تو خیر کوئی مسئلہ نہیں ہے لیکن جو خبر ہے جو بریکنگ نیوز ہے، وہ یہ ہے کہ مساجد کے ساتھ ہم کھیل رہے ہیں، مساجد کے ساتھ ہم جھوٹ بول رہے ہیں، مساجد کے ساتھ آپ مذاق کررہے ہیں، یعنی دوارب روپے کا ایک منصوبہ ہے اور اس کے لئے پورے سال میں ایک لاکھ روپیہ مختص کیا ہے، ایک لاکھ روپیہ، آیا یہ مذاق نہیں ہے؟ (تالیاں) مولانا صاحب کیا کہیں گے، مجھے امید ہے یہ ضرور احتجاج کریں گے اور یہ جماعت اسلامی کا وزیر ہے، اگر یہ اے این پی کا وزیر ہوتا تو کل اس پر یہ لوگ ہمیں طعنے دیتے کہ آپ حجروں کو اپنا لیتے اور مسجدوں سے دور رہتے ہو، بابا مسجدوں پر تو آپ لوگ اپناتے ہو، دوارب کے منصوبے میں ایک سال میں مساجد کو، چار ہزار مساجد کو ایک لاکھ روپیہ دینا، میں نہیں سمجھتا ہوں کہ یہ کونسا انصاف ہے؟ سپیکر صاحب! سپیکر صاحب! یہ رمضان کے مہینے میں جماعت اسلامی کا وزیر ہو اور بڑی معذرت کے ساتھ، پھر جھوٹ ہو تو یہ بڑا عجیب لگتا ہے (قہقہے اور تالیاں) یہ بڑا عجیب لگتا ہے، اسی حکومت نے، اسی حکومت نے، شوکت یوسفزئی اس کوDictateکررہا ہے، چلو اس کی باری آجائے تو وہ بولے گا، اسی حکومت نے فرضی آمدن کو Showکیا Last year، 13ارب روپیہ کہ یہ جو سرکاری زمینیں ہیں ان کوCommercializeکریں گے، ان کو لیز پہ دیں گے اور وہاں پلازے بنائیں گے، 13ارب روپیہ اس سے منافع آئے گا، وزیر خزانہ صاحب جواب دے دیں کہ کیا پورے ایک سال میں ایک آنا منافع ادھر سے آیا ہے؟ پھر اسی بجٹ میں پچھلے سال یہ جو جنگلات کی کٹائی ہوئی تھی، حکومت کا شاید اندازہ تھا کہ چھ ارب روپیہ منافع آئے گا، کیا وزیر خزانہ صاحب جواب دیں گے، وہ نوٹ کر فرمائیں گے کہ ایک روپیہ ادھر سے منافع آیا ہے؟ جناب سپیکر صاحب! جس طرح میں نے ذکر کیا، توانائی، 68 ارب روپے کے منصوبے جو ہیں، 68 ارب کے،

بد قسمتی یہ ہے کہ جو ہمارا ایچ ڈی اے ہے جو فنڈ بنا ہے، ہونا تو یہ چاہیئے کہ اسی فنڈ سے صرف انرجی اینڈ پاور کے Ongoing اور New منصوبے کمپلیٹ ہوں لیکن یہاں پہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ ایچ ڈی اے فنڈ سے ایک آرڈیننس کے ذریعے دو ارب روپیہ بلین ٹری سونامی کو جاتا ہے، بلین ٹری سونامی کو جاتا ہے۔ ایک آرڈیننس کے ذریعے اور اتنا بڑا فیصلہ ہو رہا ہے اور اسی ہاؤس کو بے خبر رکھا جاتا ہے، آخر اسکے پیچھے کیا مقاصد تھے؟ ہم تو جب دیکھتے ہیں، میں تو جب ملاکنڈ تھری کو دیکھتا ہوں، جو ہمیں 81 میگاواٹ بجلی دیتا ہے اور سالانہ ایک ارب روپیہ منافع ہے، ایک ارب روپیہ ہمیں دیا جا رہا ہے تو کیا ایچ ڈی اے فنڈ سے دو ارب روپیہ بلین ٹری سونامی کو دینا، اس سے صوبے کی آمدن میں اضافہ ہوگا یا ایچ ڈی اے فنڈ سے انرجی کا ایک منصوبہ مکمل کرنا اس سے صوبے کو فائدہ ہوگا؟ یہ وزیر خزانہ صاحب اگر فرمادیں گے اور پھر دلچسپی کو دیکھنا چاہیئے کہ 68 ارب روپے کے منصوبوں کے لئے صرف 40 ملین روپیہ، 40 ملین روپیہ اور میں دیکھ رہا تھا آج زرین گل لالا نہیں آیا ہے، ہمارا ایم پی اے، اس کا حلقہ اور میرا حلقہ پڑوس میں ہیں، میں رات کو دیکھ رہا تھا، ایک منصوبہ ہے مجزین، وہاں پہ ایک ڈیم بنے گا، اس کی Cost جو ہے 3500 ملین ہے، 3500 ملین، میں سوچ رہا ہوں زرین گل لالا اپنے حلقے میں جائے گا، افتتاح کرے گا، فیس بک پہ تصویر دے گا اور لوگوں کو مبارکباد دینا کہ میں نے ڈیم منظور کیا ہے، میں نے کہا کہ میں آج جاؤں گا تو اس کو بتاؤں گا کہ ساڑھے تین ارب روپے کا جو منصوبہ ہے، اس کے لئے آپ کو ایک لاکھ روپیہ دیا گیا ہے، ایک لاکھ روپیہ اس پہ اخبار کا اشتہار بھی نہیں آتا ہے (تالیاں) تو یہ جو بجٹ ہے، یہ تو ہارس ٹریڈنگ کی گئی ہے، یہ تو پاکستان کی تاریخ کی میرے خیال سب سے بڑی ہارس ٹریڈنگ ہے، آج آپ لوگ دیکھ رہے ہیں کہ ممبران بعض آ بھی نہیں رہے ہیں، ایک ایک سکیم میں ان کو خوش کیا ہے، لیکن آج سارے ممبران کو بتانا چاہتا ہوں کہ ذرا وہ Cost اس کی دیکھیں، تو یہ بڑا عجیب قسم کا وہ ہے مسٹر سپیکر صاحب! اور جب اسی فنڈ سے، ایچ ڈی اے فنڈ سے وزیراعلیٰ صاحب کہتے ہیں کہ مجھے پندرہ ارب روپیہ Discretionary Fund کے لئے دے دو، ان کو جب انکار ہو جاتا ہے تو اسی فنانس سیکرٹری کی چھٹی ہو جاتی ہے، چھٹی ہو جاتی ہے اور چھٹی ہو گئی۔ سپیکر صاحب! یہ وہ فنڈ ہے جس سے بجلی کے منصوبے مکمل ہونے چاہئیں۔ یہ وہ فنڈ ہے جس طرح بجٹ میں بتایا گیا وزیر خزانہ صاحب نے کہ 2025 اور 2027 تک جو میرا صوبہ ہے۔ ہم صرف تنخواہیں دیں گے، ہم

صرف پنشن دیں گے، ترقیاتی کام کے لئے ایک آنا نہیں بچے گا۔ اگر پوزیشن یہی ہے تو کیا ہم پوچھ سکتے ہیں کہ ایچ ڈی اے فنڈ کو بلین ٹری سونامی میں لگانا، کیا ہم پوچھ سکتے ہیں کہ جو آپ کا بورڈ سسٹم ہے بورڈ، انرجی اینڈ پاور میں کہ پرائیویٹ سیکٹر میں آپ لوگوں کو لائیں، ان کو آپ لوگوں نے ڈیمز دے دیئے، تیس سال تک آپ لوگوں نے اسی صوبے کو بجلی یعنی انرجی اینڈ پاور کی مستقل آمدن سے محروم کر دیا ہے، تو اگر حالت یہی رہتی ہے، 2026 تک یا 2025 تک ہم نے جانا ہے، ہم اپنی آمدن کے ذرائع بڑھائیں گے نہیں ان کو گھٹائیں گے، ہم اپنی آمدن کے ذرائع میں اضافہ نہیں کریں گے ان کو بیچیں گے تو میرے خیال میں اسی صوبے کی تباہی کے ذمہ دار کون ہوں گے ؟ میں تو یہی سوچ رہا ہوں کہ جو Throw-forward آپ چھوڑ رہے ہیں، میں سارے صوبے کے ملازمین سے درخواست کرتا ہوں کہ سات سال تک، سات سال تک اگر صوبے کے تمام ملازمین تنخواہیں نہیں لیں گے، تب جا کے یہ Throw-forward تبدیلی سرکار چھوڑ رہی ہے، ہم اس چیز کو کمپلیٹ کر سکتے ہیں Otherwise ہم کمپلیٹ نہیں کر سکتے ہیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: شکریہ، شکریہ، سردار حسین صاحب۔

<u>جناب سردار حسین</u>: سپیکر صاحب! مجھے تھوڑا موقع اور دے دیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: کیونکہ کافی لوگوں نے بات کرنی ہے تو Kindly آپ وہ کر لیں، تقریباً اس وقت میرے پاس ہے۔ بتیس لوگ ہیں۔

<u>جناب سردار حسین</u>: نہیں خیر ہے، میری باتیں صحیح نہیں ہیں لیکن میں ایک پارٹی کا پارلیمانی لیڈر بھی ہوں۔

<u>Mr. Speaker</u>: Twenty minutes, twenty minutes.

<u>جناب سردار حسین</u>: میں ایک پارٹی کو Represent کرتا ہوں سپیکر صاحب، میں سپیکر صاحب! "سوات ایکسپریس وے" بڑے بڑے اشتہارات لگے، بڑے بڑے اشتہارات لگے، ہم بھی خوش ہو رہے تھے، ہمیں اس چیز پہ اعتراض نہیں ہے کہ یہ کام ایک کمپنی کو دے دیا گیا، ظاہر ہے اس کام کو ایک کمپنی نے کرنا تھا، کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ کسی ٹھیکیدار کو، کسی کمپنی کو میرا صوبہ پانچ ارب روپیہ قرضہ دیتا ہے، پانچ ارب روپیہ قرضہ دیتا ہے، ہم نے تو KPPPRA اور PPRA کے رولز میں دیکھا تھا کہ یہاں پر ٹھیکیدار بیٹھے ہیں، ٹھیکیدار جب ٹھیکے لیتے ہیں ان کو Mobilization advance ضرور دیا جاتا ہے لیکن ہم نے دیکھا

نہیں ہے کہ حکومت کسی کمپنی کو یا کسی ٹھیکیدار کو قرضہ دیتی ہے، صحیح آپ لوگوں نے قرضہ بھی دے دیا، ہونا تو پھر یہ چاہیئے تھا کہ آپ لوگ پارٹنر بن جائیں، صوبائی حکومت پارٹنر بن جائے، تیس سال تک میرا صوبہ اسی ایکسپریس وے یا اسی موٹروے کی آمدن سے محروم رہے گا، کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ ایک ادارہ جو پاکستان میں بڑی مقدس گائے ہے، مقدس گائے ہے، وہ ادارہ مقدس گائے ہے، لیکن اسی شکل میں وہ صوبائی حکومت کے ساتھ ایک معاہدہ ہے ایک Dealing ہے، وہ ایک Executing Agency ہے، وہ ایک Contractor ہے، میں نہیں سمجھتا ہوں، یہ وضاحت دیں گے، حکومت کو وضاحت دینا ہوگی کہ پانچ ارب روپیہ اگر آپ لوگ واقعی قرضہ دے رہے ہیں، جہاں پہ آپ لوگ یہ پاک انرجی اینڈ پاور میں خود Pool کے تحت پرائیویٹ پارٹنر کو لا رہے ہیں اور بڑے Kickback کی رپورٹس ہیں سپیکر صاحب! بڑے Kickbacks ان شاءاللہ آجائیں گے، انرجی اینڈ پاور میں یہ جو باہر سے لوگ آئے ہیں نا، یہ صرف اللہ کے نام پہ نہیں آئے ہیں یہاں پہ ہم جب دیکھ رہے ہیں کہ پانچ پانچ ارب روپیہ آپ وہاں Loan دو، قرضہ دو، دو ارب روپیہ آپ بلین ٹری سونامی میں دو، پھر انرجی اینڈ پاور جہاں سے بڑے لیول کے منصوبے شروع کر رہے ہیں، یہ خیرات میں نہیں ہو رہے لیکن ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ صوبائی حکومت پارٹنر بن جائے، ففٹی ففٹی بن جائے، Sixty-forty بن جائے اور یہاں پہ دیکھیں سپیکر صاحب! پشاور میں آپ بس کے لئے 54 ارب یا 55 ارب روپیہ قرضہ لے رہے ہو یا 48 ارب لے رہے ہو، لیکن اسی موٹروے کے لئے آپ نہیں لے رہے ہو، اسی کے لئے آپ خود دے رہے ہو، یہ تو کھلا تضاد ہے، ایک خزانہ ہے، ایک حکومت ہے، یہ تو کھلا تضاد ہے، اس کے پیچھے سپیکر صاحب! مجھے وقت چاہیئے، نہیں مجھے وقت چاہیئے، میں تو بجٹ پہ بات کر رہا ہوں۔

<u>جناب سپیکر:</u> میں معذرت کے ساتھ کہتا ہوں کیونکہ اس میں، مطلب بیس منٹ پارلیمنٹری لیڈر، تو پلیز آپ اس کو ختم کر دیں۔

<u>جناب سردار حسین:</u> میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ مجھے تھوڑا ٹائم دیں۔

<u>جناب محمود احمد خان:</u> جناب سپیکر صاحب! میں اپنا ٹائم بھی سردار حسین صاحب کو دیتا ہوں۔

<u>جناب سپیکر:</u> پھر آپ کا ٹائم بھی دے دیں اس کو، ٹھیک ہے۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب! یہ بہت بڑی زیادتی ہے، بہت بڑی زیادتی ہے، تعلیم پہ جب ہم آجاتے ہیں، تعلیم کی میں نے بات کی، 153 ارب روپے کے جاری اور نئے منصوبے 153 ارب کے ہیں، اس میں میں نے بتایا کہ 97 ارب Throw-forward ہے، حکومت نے وعدہ کیا تھا کہ NTS کے ذریعے جتنے اساتذہ بھرتی ہوگئے ہیں، اول تو یہ بھی بتایا جائے کہ NTS کس کور کے تھے؟ کونسے قانون کے تحت، کونسے ضابطے کے تحت جو این ٹی ایس سے وہ بھرتی ہوگئے ہیں؟ چلو پھر بھی بھرتی ہوگئے ہیں، وعدہ دیا گیا تھا کہ این ٹی ایس کو Regularized کریں گے، میرے خیال میں ابھی تک اسی وعدے کے یہ لوگ انتظار میں ہیں، میں روزانہ اخبار میں اشتہارات دیکھتا ہوں کہ ایک لاکھ 51 ہزار بچے جو ہیں وہ پرائیویٹ سکولوں سے گورنمنٹ سکولوں میں گئے ہیں، میں مبارکباد بھی دوں گا اگر حقیقت ہو، لیکن میں یہی ریکویسٹ کروں گا کہ بریک آپ دے دیں، اضلاع کا، بریک آپ دے دیں کہ بونیر سے کونسے سکول، کونسے سکول میں بچے گئے اور میں اسی لئے کہتا ہوں کہ میں نے اسی بجٹ سپیچ میں یہ وزیر خزانہ صاحب کی ایجوکیشن کے حوالے سے ایک بات سنی کہ ہم نے 1447 کمیونٹی سکولز جو ہیں وہ قائم کئے پچیس اضلاع میں، اور بقول وزیر خزانہ صاحب کے اسی کتاب میں لکھا ہے کہ سات ہزار طلباء انہی سکولوں میں پڑھ رہے ہیں۔ جب میں نے Calculate کیا تو 4.8 Per school سٹوڈنٹس آئے، 4.8 سٹوڈنٹس آئے، تو میں حیران ہوگیا کہ ایک سکول میں Suppose پانچ بچے ہوگئے، اب 1447 آپ لوگوں نے سکول بنائے اور ایک سکول میں پانچ بچے پڑھ رہے ہیں تو یہ کیسا سکول ہے اور یہ کہاں پہ ہے؟ تو اسی لئے میں یہ مطالبہ کر رہا ہوں کہ ذرا اسی چیز کا بریک دیا جائے۔ سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: اب بیٹنی صاحب نے بھی آپ کو اپنا ٹائم دے دیا، بیٹنی صاحب کہتا ہے کہ میرا ٹائم سردار حسین صاحب کو دے دیں۔

جناب سردار حسین: اس طرح ہم نے بتایا سپیکر صاحب! کہ یہ بجٹ جو ہے، یہ بالکل سیاسی بجٹ ہے، جس آمدن کو ظاہر کیا گیا ہے وہ بالکل فرضی آمدن ہے اور میرے خیال میں سپیکر صاحب یہ لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے اگر بات کی جائے، میں اسی بات سے شروع کروں گا، پچھلے دنوں میری ایک تحریک التواء یہاں فورم پہ آئی، نادیہ شیر بی بی یہاں پر موجود نہیں ہیں، وہ پارلیمانی سیکرٹری ہیں ہوم کی، انہوں نے فلور آف دی

ہاؤس میرے ساتھ Commitment کی فلور آف دی ہاؤس اور میرے خیال میں سپیکر صاحب! یہ لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے اگر بات کی جائے، میں اسی بات سے شروع کروں گا کہ پچھلے دنوں میری ایک تحریک التواء یہاں پر فورم پر آئی، نادیہ شیر بی بی یہاں پر موجود نہیں ہیں، وہ پارلیمانی سیکرٹری ہیں ہوم کی، انہوں نے فلور آف دی ہاؤس میرے ساتھ Commitment کی، فلور آف دی ہاؤس میں نے جے آئی ٹی کا مطالبہ کیا، بونیر میں ایک بے گناہ شخص کو، ایک غریب شخص کو دن دیہاڑے کھلے عام لوگوں نے آکر تشدد کیا۔ وہ ہمارے ساتھ بیٹھے وہاں پر، فلور پر انہوں نے Commitment کی جے آئی ٹی کی، پھر میں نے مطالبہ کیا کہ وہاں پر پولیس پوسٹ بنائی جائے، انہوں نے کمٹمنٹ کی، آج تک، آج تک ٹارگٹ کلنگ میں اضافہ ہو رہا ہے، یہ سارا کچھ ابھی جو ہو رہا ہے میرے خیال میں حکومت کی غیر سنجیدگی نظر آ رہی ہے۔ اس طرح ہیلتھ کے حوالے سے میں شہرام خان ترکئی سے ریکویسٹ کروں گا کہ جو صحت کارڈز ہیں، اس پر مزید توجہ دینے کی ضرورت ہے تاکہ مزید غریب اس سے مستفید ہو سکیں اور یہ جو فیس بک والا معاملہ ہے، اس کو ذرا Discourage کرنا چاہیئے۔ کل بھی میں دیکھ رہا تھا کہ صوبے کی ہیلتھ کی حالت اتنی ہو گئی ہے کہ باہر سے ڈاکٹرز آنا شروع ہو گئے ہیں، اسی طرح آنا شروع ہو گئے ہیں، تو خدا کیلئے یہ فیس بک والا جو ہے، یہ فیس بک والوں، یہ فیس بک والوں نے ایک سال پہلے پی ٹی آئی والوں کو جواب دے دیا ہے کہ بھائی بس کریں پی ٹی آئی، یہ تھک چکے ہیں۔ اسی طرح روڈز کے حوالے سے منسٹر صاحب نے میرے ساتھ بات کی، فیصل نے ایک بات کی یہاں پر، میرے حلقے میں، منسٹر مواصلات یہاں پر موجود نہیں ہیں، روڈز اندر ہیں، بہر حال میرے حلقے میں، میں ایک سکیم دیکھ رہا تھا پچھلے سال کی، میرا ابھی وہی کو نسچن ہو گا کہ اگر میرے حلقے میں کوئی سکیم ہے بد قسمتی سے یا خوش قسمتی سے، میرے خیال میں یہ غلطی سے ڈالی گئی ہو گی، ان لوگوں نے غلطی سے ڈالی ہو گی، میں نے چار سالوں میں کسی کو بتایا نہیں ہے کہ میرے حلقے میں سکیم ڈال دو، اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ یہی وہ بنیادی تبدیلی ہے کہ جس ممبر کا تعلق پی ٹی آئی سے نہ ہو، جماعت اسلامی سے نہ ہو، اتحادی جماعت سے نہ ہو تو وہ اس حکومت سے گلہ نہ کرے کہ مجھے سکیم کیوں نہیں ملی، کہ مجھے فنڈ کیوں نہیں ملا لیکن پھر بھی منسٹر صاحب آ گئے، میرے حلقے میں روڈز کی ایک سکیم ہے، میں ضرور یہ پوچھنا چاہوں گا کہ آیا وہ جو سکیم آپ نے دی ہے وہ منتخب ایم پی اے کے ذریعے آپ وہاں پر کرو گے یا کسی اور کے ساتھ

کروگے، آپ جس کے ہاتھ کروگے مجھے اس پر کوئی گلہ نہیں ہوگا، میں خوش ہوتا ہوں کہ میرے حلقے میں کام ہو، خواہ جس کے بھی ہاتھ ہو۔ اسی طرح پبلک ہیلتھ کا منسٹر صاحب تو یہاں پر آیا نہیں ہے، اس کیلئے بھی یہ تجاویز ہے کہ جو سولرائزیشن انہوں نے شروع کردی ہے، وہ اگر ہو سکے تو زیادہ سکیمز میں وہ اپنا وہ دیں تو میرے خیال میں ابھی بجلی کا بہت زیادہ مسئلہ ہے تو وہ مسئلہ جو ہے تو وہ بھی حل ہو جائے گا۔ سپیکر صاحب ان شاءاللہ ٹائم ٹو ٹائم پھر وہ کریں گے، سوری، اگر میں نے زیادہ ٹائم لیا ہو تو۔

جناب سپیکر: عاطف خان صاحب۔

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): شکریہ سپیکر صاحب۔ میں In short صرف جو کچھ اعتراضات آئے تھے تو اس میں یہ کچھ ضروری چیزیں تھیں، میں صرف اس کی Clarification دوں گا، مطلب اس بحث میں نہیں جاؤں گا۔ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ ممبر صاحب کو اس کے بارے میں پتہ نہ ہو۔ ایک انہوں نے اس کی بات کی جو فنڈز ہیں، ہائیڈل ڈیویلپمنٹ فنڈز یا کچھ پراجیکٹس جو شروع ہیں، اس کے دو Sources ہوتے ہیں، ایک اے ڈی پی سے ہوتا ہے اور دوسرا ہائیڈل ڈیویلپمنٹ فنڈ سے ہوتا ہے، تو یہ جو بات کر رہے ہیں وہ اس میں ہے نہیں، وہ اے ڈی پی سے نہیں فنڈ ہوں گے، وہ ہائیڈل ڈیویلپمنٹ فنڈ سے فنڈ ہوں گے، اس وجہ سے ان کی یہاں پر رقم نہیں Show کی گئی۔ وہ Totally, Hundred Percent اس کی فنڈنگ ہائیڈل ڈیویلپمنٹ فنڈ سے ہوگی، اس وجہ سے میں دوبارہ Clarify کرتا ہوں کہ اگر اس کی فنڈنگ اے ڈی پی سے ہوتی ہو تو تب اس کی Amount اس میں آتی ہے لیکن اگر وہ HDF سے ہوتی ہو تو پھر وہ اس میں Amount نہیں آتی، تو جن کا یہ ذکر کر رہے ہیں وہ پاور جنریشن کے فنڈز ہیں، وہ سارے HDF سے فنڈ ہوں گے، اس وجہ سے اس میں یہ پیسے Show نہیں کئے گئے اس کے۔ پھر دوسری بات، اسی طرح مسجدوں کا بھی، یہ چار ہزار مسجدوں کا یہ کہہ رہے ہیں کہ اس میں Amount ایک لاکھ روپے ہے یا جتنا بھی ہے، وہ سارے HDF Fund سے ہوں گے۔ پھر تیسری بات جو انہوں نے کہی کہ بلین ٹری سونامی کیلئے پیسے دیئے گئے ہیں، وہ باقاعدہ ایک Contract کے Through ایک ڈیپارٹمنٹ کا دوسرے ڈیپارٹمنٹ سے ہے، وہ صرف Loan کے طور پر دیئے گئے ہیں اور وہ بھی جو وہ ہائیڈل ڈیویلپمنٹ فنڈ کے پیسے پڑے ہیں، جتنا مارک اپ ان کو بینک سے ملتا ہے اسی حساب سے جب تک یہ انوائرمنٹ

ڈیپارٹمنٹ ان کو پیسے واپس نہیں کرے گا، اس وقت تک پیسہ بھی واپس کرے گا اور جب تک پیسہ واپس نہیں کرے گا، اس پر وہ Interest بھی HDF میں جمع کراتا رہے گا، تو یہ نہیں ہے کہ وہاں سے اگر پیسے لگے ہیں تو وہ سارے HDF سے ہو کر اس میں ختم ہو جائیں گے، وہ صرف As a loan دیا گیا ہے۔ وہ واپس بھی ہو گا اور بمعہ Interest واپس ہو گا۔ تیسری بات جو ممبر صاحب نے کی کہ 15 ارب روپے اس میں سے Discretionary fund میں دیئے گئے ہیں یا دیئے جائیں گے، وہ میں نے پچھلی کیبینٹ میں بھی، اگر وہ پیسے As a loan گورنمنٹ لیتی ہے تو پھر ٹھیک ہے، اگر گورنمنٹ کو ضرورت ہے تو کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہیئے لیکن اگر اس کو واپس نہیں کرے گی، تو میں نے پچھلی اس میں بھی اس پر اعتراض کیا ہے کہ جی یہ پیسہ ہائیڈل ڈیویلپمنٹ فنڈ کیلئے ہے اور اس کو عام چیزوں کیلئے نہیں Utilize ہونا چاہیئے اور میں آئندہ بھی اس کو Resist کروں گا کہ اس کو HDF کو باقی گلی کوچوں میں اور نالیوں میں نہ استعمال کیا جائے۔ تو میں نے پچھلی کیبینٹ میں اس کو Protest کیا ہے، اعتراض کیا ہے اور آئندہ بھی اگر اس کو لایا جائے گا As a loan، ٹھیک ہے لیکن اگر واپس نہیں ہو گا تو میں بطور منسٹر اس پر اعتراض کروں گا، یہ بالکل حقیقت بات ہے، بابک صاحب نے ٹھیک بات کی ہے۔ پھر اس کے علاوہ ایک اور چیز یہ NTS کی بھرتی کی ہے، NTS کا شاید بابک صاحب کو یاد ہو کہ ان کے دور میں آخر میں بھی وہ نوٹیفکیشن میں لکھا ہوا ہے کہ کوئی سکریننگ ٹیسٹ ہو گا، تو سکریننگ ٹیسٹ کا اس میں ETEA,NTS جو بھی ادارے ہیں ان کے نام دیئے ہوئے ہیں، اسی کے Through بھرتی ہوئی ہے اور بجٹ کا ریگولرائزیشن سے کوئی کام نہیں ہے، بجٹ تو ایک اور چیز ہے اور ریگولرائزیشن تو اس کی پورے سال میں ہو سکتی ہے، وہ تو سال کے دوران جو محکمہ اپنے اس کے قاعدہ قانون کو پورا کرلے تو ان شاء اللہ تعالیٰ میں نے پہلے بھی کمٹمنٹ کی تھی، ابھی بھی کمٹمنٹ کرتا ہوں کہ NTS کے سارے ٹیچرز کو ریگولرائز کریں گے، اس کا بجٹ سے کوئی تعلق نہیں ہے، ایک مہینے دو کے اندر ان شاء اللہ جو Required ان کے Rules and Regulations ہیں وہ جب پورے ہو جائیں گے تو ان کو ریگولرائز کر دیں گے۔ انہوں نے جو گرلز کمیونٹی سکولز کی بات کی کہ سات ہزار بچے ہیں، وہ میرے خیال میں بجٹ سپیچ میں غلطی سے ستر ہزار کی جگہ سات ہزار ہیں کیونکہ مجھے پتہ ہے فگرز اس کے۔ میں نے سپیچ میں نہیں دیکھی لیکن وہ ستر ہزار فگر ہے، ستر ہزار کی جگہ وہ سات ہزار فگر آئی ہے، تو وہ صرف

غلطی سے ایک Zero اس میں سے رہ گیا ہے وہ Clerical mistake ہے یا ٹائپ کی ہے جو بھی اس کو کہہ لیں۔ اس کے علاوہ ایک انہوں نے اس کی بات کی سمارٹ سکولز کی۔ سمارٹ سکول کے لئے جب پیسے رکھے گئے، اس وقت ہم نے یہ کہا تھا کہ کیونکہ ایک نئی چیز ہے اور اس کو چیک کیا گیا کہ انوائرمنٹ اس پر اثر، اس کی Durability کا، اس کی لائف کا، تو وہ ساری چیزیں جب ہم نے دیکھیں تو ہم نے یہ فیصلہ کیا کہ فی الحال اس کو کرنا ٹھیک نہیں ہے، حالانکہ اس وقت بھی بابک صاحب نے اعتراض اٹھایا تھا، ابھی کچھ ہوا نہیں تھا اور انہوں نے اعتراض اٹھایا تھا کہ جی یہ پی ٹی آئی کے کسی ٹائیگر کو یہ ٹھیکہ دیا جارہا ہے، تو وہ تو فی الحال ہم نے ہولڈ کیا ہوا ہے، اس کو نہیں ہم کر رہے ہیں اور اس کی جگہ ہم سمارٹ سکرین لگا رہے ہیں، سارے ہائر سیکنڈری سکولز جتنے ہیں ان میں ہم Interactive Whiteboard لگا رہے ہیں جس کا بہت اچھا Impact آرہا ہے، تو جب کر رہے تھے تو یہ اعتراض تھا کہ جی کسی کو ٹھیکہ دیا جارہا ہے، جب نہیں کر رہے ہیں تو کہہ رہے ہیں کہ غائب ہے لیکن بہر حال ان شاءاللہ تعالیٰ جو کچھ ہوگا آپ کے سامنے ہوگا، اس میں کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہوگی، جو کچھ ہوگا آپ کے سامنے ہوگا۔ جس وجہ سے ختم کیا ہے اگر ڈیٹیل چاہیئے تو وہ بھی بتا دیں گے اور جو باقی پراجیکٹس میں ٹرانسفر کیا ہے اس کی ڈیٹیل چاہیئے تو وہ بھی آپ کو دے دیں گے۔ بہت شکریہ جی۔

جناب سپیکر: مفتی سید جانان۔

مفتی سید جانان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ جناب سپیکر صاحب ! روژه هم ده او دې ماحول کښې دا سې بعض غوندې دا ، زه خپلې خبرې ان شاءالله ډیرے اوږدې نه کوم، لنډې لنډې خبرې کوم، دا ما ته پته ده چې زمونږ خبرو ته ځومره وقعت او توجه حکومت ورکوی او یا نه ورکوی، وائی چې یوې کمپنئی کښې یو منیجر کمپنئ والا د دې د پاره ساتلې وو چې ته به د خلقو نه تپوس کوې چې ستا سو ځو څه ضرورت نشته، بس میټنګ شوے دے ورته ئے وئیلی دی چې ستا سو ځو څه ضرورت نشته دے هغه ورته وئیلی دی چې د کمرې اے سی مو خراب دے ، بیا یو پینځلس شل ورځې تیر شوې دی ، بیا میټنګ شوے دے ، ورته وئیلی دی چې څه ضرورت خو مو نشته دے ، سړی بیا ورته وئیلی دی چې زما د کمرې اے سی خراب دے نوبله میا شت کښې بیا میټنګ شوے دے ، بیا سړی ورته وئیلی دی چې

زما خو اے سی خراب دے ،هغه ورته وئیلی دی چې، دریم ځل زه خو دا ستاسو نوټس کښې دا خبره راولم او عمل نه کوې وربا ندی،هغه ورته وئیلی دی چې "ہمیں پوچھنے کا کہا ہے ہمیں کام کرنے کا نہیں بتایا،ہمیں صرف پوچھنے کا کہا ہے"، ما ته هم دد غه تقریرونو او د دغه بحثونودغې خبرنه ډیرزیات اوقات ما ته نه معلومیږی او دومره اوقات ما ته معلومیږی۔ جناب سپیکر زه دټولو نه اول زمونږ محترم منسټر بجټ سپیچ کړے دے ،د دوئ هغې کتاب کښې څه خبر داسې دے چې هغه څه اونکړم دا به د دغې اسمبلئی تاریخ سره یو خیانت وی او دا به یو خیانت معلومیږی، هغه خبر دا دے جناب سپیکر! چې په صفحه نمبر 45 باندې، منسټر صاحب هغلته یو ښه ځائے پریښودے دے تقریباً دا 113 نمبر دے"صوبہ کے مختلف اضلاع میں ہائیڈل پاورز" د دې نه ئے پرښودې دے تر د دې پورې"ایشیائی ترقیاتی بینک کے اشتراک سے مکمل کی جائے گی" د دغه ځاې پورې، بیا جناب سپیکر! هم دغه شان په صفحه نمبر 46 باندې چې "ریشون ہائیڈل پاور کی از سر نو بحالی اور خیبر پختونخوا تیل و گیس کمپنی"دا تر د لاندې ځائ پورې 114نمبر پورې دا دوه ځایونه بیا منسټر صاحب ورکښې پریښودې دی، هم دغه شان جناب سپیکر صاحب په صفحه نمبر 48 باندے جناب سپیکر! "21لاکھ 82ہزار جانوروں کے علاج کے ساتھ ساتھ"یو دا او جناب سپیکر! 116 نه واخله تر آخر پورې دا مکمل یو صفحه بیا منسټر ورکښې پریښودې ده اؤ هم دغه شان جناب سپیکر! په صفحه نمبر 49 باندې، دغې کښې منسټر "10لاکھ روپے سے جبکہ جارئے منصوبے"، دا ایک، جناب سپیکر! 118دو، جبکہ جارئے منصوبے، تین، هم دغه شان "صوبے کی سطح پر جنگلی حیات کی بقاء"، دا پانچ ځایونه منسټر ورکښې پریښودې دی۔ د دې د پاره دا خبره مې کوله چې د ریکارډ تصحیح اوشی او چې څوک دا اونه وائی چې دا اسمبلئی کښې څوک دا تقریر نه ګورما دا تقریر کتلو خو بیا ما اووئیل چې کیدے شی ما ته غلط فهمی شوې وې بیا څه جناب سپیکر زه اولګیدم ټول ریکارډ مو رایستلو،بجټ سپیچ هم رااوویستلو اؤ هغی سره موموازنه اوکړله نو دا به هم،دا به هم عرض وی چې ددی تصحیح دی اوکړلې شی۔ جناب سپیکر زه ډیرې خبرې نه کول غواړم

خوصرف دوه درې خبرې کول غواړم۔ اول خبره جناب سپیکر،پرون شاه فرمان خان دلته او فرمائیل چې مرکز مونږ سره ظلم کوی، مرکز ته چې زمونږ کومه حصه رسیږی،هاغه مطلب دادے چې مونږ ته نه ملاویږی خو سپیکر صاحب مرکز خو لرې خبره ده،آیا دی صوبې کښې دې ممبرانو سره انصاف کیږی؟نه کیږی،آیا دغه ممبرانوته خپل حق ملاویږی؟نه ملاویږی۔ جناب سپیکر صاحب زه د دې صرف دوه واضح مثالونه ذکر کوم۔ د دهشتګردئ مد کښې ئے اووئیل 39 ارب روپئ دې صوبې ته راځی او 29 ارب تیر کال راغلی دی، هغې نه مخکښې 29 ارب راغلی دی، آیا جناب سپیکر! دغه 29 ارب روپئی مونږ په دغه ضلعو کښې مونږ منصفانه تقسیم کړی دی؟ نه مو دی تقسیم کړی، بونیر، سوات، هنګو، هم دغه شان بنوں،دا داسې اضلاع دی چې دا د دهشتګردې نه دټولو نه زیاتې متاثره دی خو جناب سپیکر!دغه صوبو دا فنډ چې دے دا د دغه ضلعو په نوم باندې راغلے دے ،داجناب سپیکر! هغه خلقو ته لړیږی چې څوک حکومت کښې ناست دی،چې دچاا ثر رسوخ دے ،دچا تعلقات دی، چا لین دین دے ،دچا څه دی ،هغه خلقو ته ملاویږی۔داسې حلقې جناب سپیکر !شته‌دےچې هغوئی ته سکولونو ته ډیری روپئی راغلی دی او هغلته بم بلاسټونه شوی دی،سکولونه وران دی،تر اوسه پوری وران دی او بار بار دوینا باوجود ،بار بار درخواستونو باوجودچې څنګه وران دی جناب سپیکر ! اوس هم وران دی۔دوئیم نمبر جناب سپیکر!خزانې منسټر بجټ تقریر کښې دا خبره اوکړه چې "ګیس او د تیل رائلټی،دا تقریباً29ارب ته اورسیدله19ارب نه خو زه دے خبرې ته جناب سپیکر صاحب حیران یم چې کله د دې حکومت اولنے بجټ وو،اولنې بجټ کښې ګیس رائلټی29ارب ورپئی مونږ ته ملاؤ دی،29ارب روپئی،بجټ تقریر وواؤ بیا دا دری کالونه مسلسل مونږ ته 19ارب روپئی ملاویږی او دغه ځائے منسټر دې کال اووئیل چې مونږ ته 29ارب روپئی ملاؤ شوی،29 ارب روپئی مونږ ته ملاؤ وی، 29ارب روپئی، بجټ تقریر وو او بیا دا درې کالو نه مسلسل مونږ ته 19ارب روپئی ملاویږی او دغه ځائے منسټر دی کال وئیلی وو چې مونږ ته 29ارب روپئی ملاؤ شوی خو جناب سپیکر صاحب! مخکښې محدود کوهیان وو،درې او څلور کوهیان کرک کښې وو، هنګو کښې یو کوهې وو، دا نور نه

وو، مطلب دادے کوهاټ کښې نه وو، اوس د یو په ځائے باندې ټرپل شول، درې ځله زیات شول، هنګو کښې یو وو، اوس هنګو کښې ځلور کوهیان دی،کرک کښې به مخکښې شپږ کوهیان وو، اوس اتهاره کوهیان پکښې دی ،کوهاټ کښې مخکښې یو کوهی هم نه وو، اوس دوه درې کوهیان دی پکښې۔ خو آیا د انیس ارب نه انتیس ارب په ځائے باندې پکار داده چې دا 39ارب ته رسیدلے وے۔ بیا دا وائی چې دا زمونږ کامیابی ده، 29ارب روپو ته مونږه بجټ اورسولو، دا جناب سپیکر صاحب! زه هغه خبرې کوم چې دا بجټ بک کښې دی او بیا د دغه پیسو تقسیم جناب سپیکر صاحب !درې کاله تاسو مونږه عدالتونو کښې ذلیله کړو، دا ایوان کښې فیصله اوشوه، سټینډنګ کمیټئ کښې فیصلې اوشوی چې دا د کوهاټ هنګو او د کرک د خلقو حق دے ، جناب سپیکر صاحب! تاسو مونږ داسې ذلیله کړو، دغه حکومت، اسمبلئ هم نه منله، سټینډنګ کمیټی فیصلې اوشوې، هغه هم نه منلی، ہائی کورټ هم نه منلو،هائی کورټ فیصلې اوکړې، هغه تاسو نه وې منلی۔، غالباً زما ټول ملګری به هم دغه شان وی، درې کاله اوشو زمونږ د ګیس رائیلټی تاسو ایساره کړی ده ،ته خو بل سړی نه انصاف غواړی خو خپله هم انصاف کوې؟ مونږ ه خو ستا ممبران یو، مونږ خو ستا ما تحت خلق یو، جناب سپیکر صاحب! دا خبره زه ضرور کوم چې په فنډونو باندې انتخابات نه کیږی، په فنډونو باندې خلقو ته ځوک ووټونه نه ورکوی، دا به تیر شی، دا د ظلم دا تورې تیرې به تیری شی،جناب سپیکر صاحب! دا وخت به تیر شی، زما حلقه کښې زما بل ممبر دے هغه ته ورکوې نو ما ته ته ولې نه راکوې؟ دې وجې نه چې زه د جمیعت یم، د دې وجې نه چې زه اپوزیشن کښې ناست یم، د دې وجې نه چې زه تاته خپلې خطایانی په ګوته کوم ځکه ما ته فنډ نه راکوې؟او جناب سپیکر! بیا مونږه د مرکز نه ګیله کوؤ د اللّٰه پیغمبرﷺ فرمائی چې د زمکې په خلقو باندې رحم اوکړئی تاسو باندې به د آسمانونو نه رحم اوشی، په دغو ممبرانو رحم اوکړئی په تاسو به مرکز رحم اوکړی۔ (قہقہے)او که تاسو مونږ ته رګړا راکوئی نو هم دغه شان رګړا به خورئی،زه په دغه خبرو باندې خپل تقریر بس کوم۔ وآخِرُالدَعۡوَانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَـٰلَمِينَ۔

جناب سپیکر: جناب سلیم خان صاحب، سلیم خان صاحب چترالی۔

جناب سلیم خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں شکریہ ادا کرتا ہوں حکومت کا کہ پانچویں بجٹ پیش کر دیا اس اسمبلی کے سامنے اور میں اس فلور آف دی ہاؤس شہید محترمہ بینظیر بھٹو صاحبہ کا بھی، ان کی خدمات کا اعتراف کرتا ہوں، ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ میثاق جمہوریت کی وجہ سے ملک میں جمہوری حکومتوں کا یہ دوسرا Tenure ہے جو اپنی Completion کی طرف جارہا ہے اور انہوں نے جو قربانی دی جمہوریت کیلئے، یقیناً اس ملک میں اگر آج جمہوریت ہے تو انہی کی قربانیوں کی وجہ سے ہے اور میں شکریہ ادا کرتا ہوں اپنے لیڈر آصف علی زرداری صاحب کا کہ انہوں نے سارے اختیارات پارلیمنٹ کو دے دیئے، انہوں نے آٹھویں ترمیم کا خاتمہ کر دیا، انہی کی وجہ سے اٹھارہویں ترمیم آگئی اور جو اسمبلیوں کو توڑنے کا اختیار ایک فرد واحد کے پاس جو تھا، اس کو ختم کیا گیا، جس کی وجہ سے اس ملک میں جمہوریت آج بڑھتی جارہی ہے اور پروان چڑھتی جارہی ہے۔ جناب سپیکر صاحب، محترم فنانس منسٹر نے جو بجٹ پیش کیا اور اپنی بجٹ تقریر کے اندر بہت ساری Achievements کا بھی ذکر کیا اور بجٹ کی خوبیاں بھی بتائیں کہ یہ ایک بیلنس بجٹ ہے اور چھ سو تین ارب روپے کا جو بجٹ ہے، اس کے اندر بہت سارے ڈیویلپمنٹ پراجیکٹس کا بھی ذکر ہوا اور یہ بھی گلہ کیا گیا کہ فیڈرل گورنمنٹ کی طرف سے جو رقم صوبے کو ملنی ہے، وہ بھی نہیں مل رہی۔ بہر حال جب میں نے وائیٹ پیپر کا جائزہ لیا تو ہمیں پتہ چلا کہ اس بجٹ کے اندر جو آمدن کے ذرائع ظاہر کئے گئے ہیں، جو فیڈرل ٹرانسفرز ہیں، 326 ارب جو کہ اس بجٹ کا 71 فیصد ہے، وہ ملنے والے ہیں۔ Divisible pool جو ہے، War on Terror کی وجہ سے ایک فیصد جو بجٹ صوبے کو مل رہا ہے، اس میں تقریباً 39 ارب روپے جو اس صوبے کو ملنے ہیں، اس طرح نیٹ ہائیڈل پرافٹ کی مد میں بیس ارب روپے ملنے ہیں، اس طرح Provincial own receipts جو ہیں، وہ بائیس ارب روپے جو کہ صوبے کے کل بجٹ کا سات فیصد ہے، اس طرح اس بجٹ کے اندر 82 ارب روپے جو فارن ایڈ اور Loan کی صورت میں ظاہر کیا گیا ہے۔ تقریباً 18 فیصد، جناب سپیکر صاحب! یہ کل ملا کے 603 ارب ہیں، تو اس میں جو 82 ارب روپے Loan اور فارن جو گرانٹ ہیں، ان کی صورت میں صوبے کو ملنے ہیں، اللہ کرے یہ مل جائے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ بجٹ جو ہے یہ بیلنس نہیں ہے، یہ خسارے کا بجٹ ہے، حکومت کو ماننا چاہیئے کہ یہ خسارے کا بجٹ ہے کیونکہ اس میں

خسارے کو پورا کرنے کیلئے مختلف بینکوں سے Loan لی جائے گا۔ اوراس کے اندر مختلف گرانٹس بھی ہیں، اگر وہ نہ ملے تو Definitely خسارہ کس طرح پورا ہو گا اور کہاں سے پورا ہو گا؟ جناب سپیکر صاحب، ٹیکس فری بجٹ کا بھی ذکر کیا گیا، میں سمجھتا ہوں کہ ٹیکس فری بجٹ بھی نہیں ہے کیونکہ اس پراپرٹی ٹیکس کو50 فیصد تک بڑھایا گیا، پروفیشنل ٹیکسز لگائے گئے، سرکاری ملازمین کے اوپر بھی ٹیکس لگایا گیا، تو میں سمجھتا ہوں کہ ٹیکس فری بجٹ بھی نہیں ہے۔ جناب سپیکر صاحب، یہ بھی بتایا گیا کہ یہ ایک فلاحی بجٹ ہے کیونکہ فلاحی بجٹ وہی ہوتا ہے جس سے عوام کو بھرپور فائدہ پہنچ سکے، ہمارے ملازمین ہمارے دست و پا ہیں، ہماری پیر ہیں، ہمارے پاؤں ہیں، ان کی تنخواہوں کو حسب معمول دس فیصد تک Confined رکھا گیا، یعنی پچھلے پانچ سالوں سے جو ملازمین اس صوبے کے عوام کی خدمت کر رہے ہیں، ان کی تنخواہ کے اضافے کے تناسب کو صرف فیصد تک رکھا گیا، یعنی پچھلے سالوں تک پچاس فیصد تک اضافہ کیا گیا اور دوسری بات یہ ہے کہ مہنگائی کی جو شرح ہے، وہ بیس سے پچیس پرسنٹ اضافہ ہوتا جارہا ہے تو اگر دیکھا جائے تو یہ ملازمین کے ساتھ بھی ایک بہت بڑی ناانصافی ہوئی ہے اور ان کو بھی انصاف نہیں ملا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، آپ کو یاد ہو گا کہ پچھلی ہماری حکومت نے ایک سال میں تمام ملازمین کیلئے پچاس فیصد یک مشت اضافہ کیا گیا، پولیس کی تنخواہوں کو ایک ہی سال میں100 فیصد بڑھا دیا گیا تاکہ ان کی Efficiency سامنے آئے، وہ صوبے کے عوام کی بھرپور خدمت کر سکے۔ اسی طرح بیس فیصد تیس فیصد سے کبھی بھی کم نہیں کیا گیا، مطلب اسی تناسب سے پچھلے پانچ سالوں میں پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت نے ملازمین کی تنخواہوں میں140 فیصد انہوں نے اضافہ کر دیا، تو میرے خیال میں یہی ہم کہہ سکتے ہیں کہ فلاحی بجٹ ہو گا، جب تک لوگوں کو ریلیف نہیں ملے گا۔ جناب سپیکر صاحب، صحت اور تعلیم کے شعبوں میں کافی سارے منصوبے ظاہر کئے گئے ہیں مگر جب ہم ہسپتالوں میں جاتے ہیں تو وہاں پر ہسپتال کے انچارج ڈاکٹرز جو ایم ایس ہیں یا انچارج ڈاکٹرز ہیں، سارے یہ گلے کرتے ہیں کہ میڈیسن کا بجٹ ہمارے پاس نہیں ہے اور ہم مریضوں کو فری میڈیسن نہیں دے سکتے۔ یہ پچھلے سال کے بجٹ میں جب بجٹ ڈسٹرکٹس کو ٹرانسفر ہوئے تو ڈسٹرکٹس میں جب بجٹ ایلوکیشن کرنی تھی ہسپتالوں کو، وہ نہ ہونے کے برابر ہے، تو اس سے اب تک پتہ نہیں کیا سیچویشن ہو گا؟ اسی طرح تعلیم کے شعبے میں جناب سپیکر صاحب، یہ ہمارے بچوں

کاایک آئینی حق ہے، فری ایجوکیشن، تعلیم سب کا حق ہے، کم از کم بنیادی تعلیم جو ہے، وہ سب کا حق ہے مگر پچھلے سال کے بجٹ میں جب سکولوں کی تقسیم ہم نے دیکھی تو اپوزیشن کے ممبران کو ایک ایک پرائمری سکول دیا گیا اور حکومتی ممبران کو پانچ پانچ سکول Allocate ہو چکے ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک بہت بڑی ناانصافی ہے کیونکہ ایک طرف ہم سمجھتے ہیں اور ہم یہ کہتے ہیں اور حکومت یہ دعویٰ کرتی ہے کہ ہم تعلیمی ایمرجنسی لا رہے ہیں، تعلیم کے شعبے میں انقلاب لا رہے ہیں، کیا یہی انقلاب ہو گا کہ ایک حلقے میں ایک سال بعد بھی ایک پرائمری سکول بھی حکومت نہ بنا سکی؟ تو میرے خیال میں اس سے تعلیمی انقلاب نہیں آئے گا۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہسپتالوں کا بھی ذکر کروں گا، ٹھیک ہے ڈاکٹرز کافی Peripheries میں بھیجے گئے ہیں، ایک اچھا اقدام ہے، میں منسٹر ہیلتھ کو Appreciate کروں گا اور چیف منسٹر کو بھی Appreciate کروں گا کہ Peripheries میں کافی سارے ہسپیٹلز خالی تھے مگر بہت ساری ایسی جگہیں ہیں جہاں پر اب بھی ہیلتھ کی Facilities نہیں ہیں، یہاں تک کہ ڈسپنسریز تک وہاں پر نہیں ہیں، اس کیلئے اس بجٹ کے اندر صرف چند علاقوں کیلئے کوئی اپ گریڈیشن ہسپتال کہیں یا ڈسپنسری، باقی پورے صوبے میں Health facilities کیلئے اس بجٹ کے اندر کچھ نہیں رکھا گیا جناب سپیکر صاحب، ترقیاتی بجٹ کا حجم، دو سو آٹھ ارب روپے رکھا گیا ہے۔ اور اس حجم کو دیکھ کر ہمیں تو بہت خوشی ہو رہی تھی، جب ہم نے ڈیٹیل اے ڈی پی کو دیکھا، اس اے ڈی پی کے اندر چند اضلاع کیلئے بہت کچھ ہیں مگر جو پسماندہ اضلاع ہیں، ان کیلئے کچھ بھی نہیں ہے۔ جناب سپیکر صاحب، جب ہم یہ حقیقت بیان کرتے ہیں، تو حکومتی بینچوں سے ناراضگی ہوتی ہے، یہ تحریک انصاف کا اپنا نعرہ تھا کہ ہم پسماندہ علاقوں کو ترقی دے کر ترقیافتہ اضلاع کے برابر لائینگے۔ مگر جناب سپیکر صاحب، اگر ترقی کا یہ رفتار رہا تو یہ پسماندہ اضلاع کس طرح ترقی کریں گے، وہ کس طرح ڈیویلپ جو ڈسٹرکٹس ہیں ان کے برابر لائینگے؟ جناب سپیکر صاحب، میں اپنے ضلع کی بات ضرور کروں گا، ضلع چترال کے اندر 2015 میں شدید بارش ہوئی، سیلاب آیا، اس کے بعد پھر زلزلہ آیا، جو تباہی ہوئی تھی، محترم چیف منسٹر صاحب نے خود آ کر دیکھا ہے، میں ان کا مشکور ہوں، اپنے سارے وزراء کو لیکر آئے تھے اور اپنی آنکھوں سے سارے سیلاب کی سیچویشن دیکھی مگر دو سال گزرنے کے بعد نہ ان سڑکوں کی بحالی ہوئی ہے نہ ان پلوں کی بحالی ہوئی ہے نہ گرے ہوئے سکولوں کی بحالی ہوئی

ہے۔ اور نہ ہی گرے ہوئے ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں کی بحالی ہوئی ہے۔ جناب سپیکر صاحب، دو سال گزرنے کے بعد مجھے افسوس ہوتا ہے، میں جب ڈی سی او آفس جاتے ہوئے ایک زانگو، جس کو کہتے ہیں، جھولا، اس جھولے میں جب بچے Cross کر کے سکول آتے ہیں، دس روپے آتے ہوئے دیتے ہیں، دس روپے جاتے ہوئے دیتے ہیں، وہ بالکل ڈی سی او آفس کے ساتھ ہی ہے، میں دور کی بات نہیں کروں گا، وہاں سے مریض جب آتے ہیں وہ جھولے میں Cross کرتے ہوئے دس روپے Pay کرتے ہوئے، جھولے والے کو، اس کو پرائیویٹ بندے نے لگایا ہے، وہ اس طرح جاتے ہوئے دس روپے Pay کر کے جاتے ہیں، اس طرح بہت ساری جگہوں میں لوگوں نے پرائیویٹ جھولے رکھے ہوئے ہیں، جب ان کے پل گرے ہوئے تھے، تو انہوں نے اپنی مجبوری کی خاطر یہ انہوں نے لوکل سسٹم بنایا، تو بہت افسوس کی بات ہے کہ دو سال گزرنے کے بعد بھی وہ بچے فری اپنے سکول نہیں جا سکتے، وہ مریض فری جا کے ہسپتال سے اپنا علاج نہیں کرا سکتے۔ تو جناب سپیکر صاحب! کیا یہ ظلم و زیادتی نہیں ہے، یا یہ پسماندہ اضلاع کے ساتھ ظلم نہیں ہے؟ جناب سپیکر صاحب، جو سکول گرے تھے، آج تک بچے، ٹینٹوں میں وہاں پر پڑھتے ہیں، جو راستے ٹوٹے ہوئے تھے، آئے دن وہاں پر ایکسیڈنٹ ہوتے ہیں، لوگ مرتے ہیں، کیا وہ اس ملک کے شہری نہیں ہیں، کیا وہ اس صوبے کے شہری نہیں ہیں، کیا یہ انصاف کا تقاضا ہے؟ جناب سپیکر صاحب، یہ کوئی سیاسی تقریر نہیں ہے، میں اپنی مجبوری بیان کرتا ہوں جناب سپیکر صاحب! آپ نے خود آ کر دیکھا تھا چترال کے حالات کو، مگر آج بھی چترال کے حالات جو ہیں، اسی طرح کھنڈرات کا منظر پیش کر رہے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، جو گاؤں بالکل سیلاب کی زد میں ہے، اور مزید خطرناک ہو چکے ہیں، ان کی حالت اسی طرح ہے، ان کیلئے کوئی حفاظتی بند۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔

جناب سلیم خان: ان کو پروٹیکٹ کرنے کیلئے۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ جی، شکریہ

جناب سلیم خان: جناب سپیکر، میں ریکویسٹ کروں گا، ایک دو منٹ اور پلیز،

جناب سپیکر: ہاں پلیز جلدی جلدی، جی جی سلیم صاحب، جلدی کریں۔

جناب سلیم خان: جلدی تقریر ختم کرنا چاہتا ہوں۔ جناب سپیکر صاحب، میرے ضلع کے یہ حالات ہیں، پورا ایک سب ڈویژن مستوج جو ہے، ان کا واحد ایک بجلی گھر تھاریشن پاور پراجیکٹ، وہ ملیامیٹ ہوا سیلاب کی نذر ہوا، دو سال گزرنے کے باوجود بھی سولہ ہزار جو گھرانے ہیں وہ تاریکی میں ہیں۔ ان کی بجلی کا کوئی سسٹم نہیں کیا گیا۔ پندرہ سولہ سو گھرانوں کو سولر سسٹم دیا گیا، وہ بھی پتہ نہیں کس طرح سے تقسیم ہوئے، مجھے نہیں پتہ۔ جناب سپیکر صاحب، یہ حالات ہیں ہمارے صوبے کے، میں روڈز کی طرف آؤنگا، محترم فنانس منسٹر نے اپنی تقریر میں کہا، میرے حلقے میں۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی، آپ، اشتیاق صاحب، آپ میٹنگ پھر سے، پلیز آپ بھی کوشش کریں کہ اجلاس جاری ہو، ڈسکشن ہو تو اس کو۔۔۔۔

جناب سلیم خان: محترم فنانس منسٹر نے اپنی تقریر میں ایک روڈ کا ذکر کیا، میرے حلقے کا، چترال گرم چشمہ روڈ، جس میں انہوں نے اپنی تقریر میں کہا کہ یہ روڈ بلیک ٹاپ بھی کیا گیا، اس میں ایک آر سی سی پل بھی بنایا گیا۔ جناب سپیکر صاحب، حالات یہی ہے۔

جناب سپیکر: محمود بیٹنی۔

جناب سلیم خان: جناب سپیکر صاحب یہ سیچویشن ہے پسماندہ اضلاع کی۔ اسی طرح Energy and Power Sector کی میں بات کروں گا 2013 کے ECNEC سے Approved تین پراجیکٹس میرے ضلع کے ہیں Shogo Sin Power Project, Lawi Power Project اس طرح Shushgai Zindoli Power Project، یہ تین پاور پراجیکٹس جو ہیں، یہ ECNEC سے بھی Approved ہیں مگر ہر سال اے ڈی پی میں Reflect ہوتے ہیں، ان کے لئے کوئی Allocation نہیں ہے، دس روپے کی Allocation ہوتی ہے، پھر وہ سال ختم ہوتا ہے۔ جناب سپیکر صاحب! اگر ایک پاور پراجیکٹ بھی آج بن جاتا تو اس صوبے کے اندر کم از کم یہ جو لوڈ شیڈنگ کا عذاب ہمارے اوپر ہے، وہ کافی حد تک کم ہو چکا ہوتا مگر حکومت سنجیدہ نہیں ہے۔ کبھی میرے محترم منسٹر صاحب کہتے ہیں کہ یہ ہائیڈل ڈیویلپمنٹ فنڈ سے آئے گا، کبھی کہتے ہیں یہ فارن فنڈ سے آئے گا، پتہ نہیں وہ فنڈ کب آئے گا؟ چار سال تو

حکومت کے پورے ہو گئے، یہ آخری سال ہے۔ جناب سپیکر صاحب یہ حقیقت ہے، میں جو کہہ رہا ہوں یہ بالکل حقیقت ہے۔ اسی طرح۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ جی، شکریہ، سلیم خان صاحب محمود بیٹنی صاحب، میں سب کو موقع دوں گا، وہ میرے پاس لسٹ پڑی ہے، نمبر وائز میں سب کو دوں گا۔ جی محمود بیٹنی صاحب، وہ آپ اگر ٹائم کا خیال کریں تو ہم سب کو ٹائم دے سکیں گے، مہربانی ہو گی، دس منٹ سے زیادہ جو ہے ناں آپ نہ کریں۔ جی محمود بیٹنی صاحب۔

جناب محمود احمد خان: مهربانی سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: آپ نے کہا کہ پانچ منٹ، پانچ منٹ میں آپ نے بات کرنی ہے۔

جناب محمود احمد خان: سپیکر صاحب! خالی په بجټ کښې د ومره اوږد بحث نه کوؤ، د شاه فرمان صاحب او د سی ایم صاحب توجه خالی غواړم چې دا کوم دوئ 44 او 45پيج نمبر باندې چې کوم د دې پبلک هيلتھ والا منصوبې دوئ ايښودی دی په دی کښې دوئ پانچ ارب سوله کروړ روپئ او دیکښې نوی دوئ ايښودی دی ايک ارب نوے کروړ روپئ، زه شاه فرمان صاحب ته دا ريکويسټ کوم چې خالی د اوبو خبره ده، زما په ډسټرکټ کښې سپيکرصاحب! يو نه واخله پندره کلی داسې دی چې د څښکلو اوبه ئے نشته، په هغې کښې انسانان ځناور دا ټول اوبه ګډ څښکی۔ شاه فرمان صاحب ته زمونږ دا ريکويسټ دے چې تاسو راشئ Visit اوکړئ،ټانک اوګورئ په د يکښې سپيکر صاحب! خيبر دے ،شهباز ګره ده، چينيان دی،ډيال دی دا جتاکر سپيکر صاحب! داسې حلقې دی پکښې چې په نوم اوبه نشته آخر په دغه صدئ کښې چې ته صفا اوبه نه مومی او ځناور سپيکر صاحب! په اخبارونو کښې راځی، په ميډيا کښې راځی چې انسانان او ځناور په يو ځائے باندې اوبه ډ کړئ، هغه داسې ګنده اوبه سپيکر صاحب! چې ته کيږدې نو اوبه پرې نه لاميبږې،هغه اوبه دغه خلق څښکی ما خالی دا ريکويسټ دے مونږ نوربحث نه کوؤ چې نن ستاسو حکومت دے وزير اعلیٰ صاحب هم ناست دے شاه فرمان صاحب هم ناست دے چې کم ازکم چې کوم دا نو او دس کلی دی چې کوم د اوبو نه محروم دی چې کم ازکم دې د پاره تاسو څه اوکړئ په Need basis

باندې را دشی اود ګوری سپیکر صاحب! دا خلق په دعاګانې کوی، په اخبارو کښې روز غټ غټ اشتهارونه ورکوئ، په فیس بک باندې ورکوی، زمونږ حکومت خو نه دے مونږخو فریاد دلته تاسو ته کوؤ سپیکرصاحب وزیر اعلیٰ صاحب ته به کوؤ، شاه فرمان صاحب دوئی حکومت دے شاه فرمان صاحب ته به ئے کوؤ چې کم ازکم په Need basis باندې تاسو ټانک ته راشئ چې کوم دا جنډاکر علاقه ده سپیکرصاحب او چې کوم ځائے اوبه ختلی دی هغه دوه دوه درې درې کلومیټر لرې دی هغه اوبه چې دوئ ته راځی په لاروباندې خلقو کنکشن لګولی دی، زما دا ریکویسټ دے چې دا کوم باره چوده کلی دی، دوئ ته دومره خرچې نه پرې رادرومی دا آٹھ یا دس کروړ روپو خبره ده، کم ازکم دخدائے د پاره دغه خلقوته دې دڅښکلو اوبه ورکړی، دچند خلقو مسئله ده سپیکرصاحب دا به ستاسو ډیره مهربانی وی۔

جناب سپیکر: جی شاہ فرمان خان پلیز، جی جی شاہ فرمان خان۔

جناب شاہ فرمان (وزیر آبنوشی): شکریہ جناب سپیکر، میں آنریبل ممبر کے ساتھ اتفاق کرتا ہوں اور بالکل جیسے ہی یہ بجٹ ختم ہو جائے جولائی کے First/Second Week میں میں خود جاؤں گا اور نا صرف ٹانک میں بلکہ ساؤتھ کے اندر بہت سارے ایریاز ایسے ہیں جہاں پر حالات خراب ہیں Need Based کس کا حلقہ ہے، کس پارٹی کا حلقہ ہے، اس کے متعلق ہم کوئی Priority نہیں رکھیں گے اور ان شاءاللہ کرک، لکی، ہنگو، مفتی صاحب بیٹھے ہوئے ہیں ہنگو اور ٹانک Specifically میں بنوں یہ ساؤتھ کوہاٹ کے کچھ ایریاز ہیں یہ ہم دیکھیں گے، اس کے اوپر خان صاحب سے بھی میٹنگ ہوئی ہے چیف منسٹر صاحب کی موجودگی میں اور ایک پالیسی بنائی گئی ہے، میرا یہ خیال ہے کہ چیف منسٹر صاحب بھی ہمارے ساتھ جائیں اور ان شاءاللہ Need Based یہ سارا کام ہوگا۔

جناب سپیکر: میں چیف منسٹر صاحب کے نوٹس میں بھی لانا چاہتا ہوں اور یہ شیراز خان بھی بیٹھے ہیں، ہمارا گدون علاقہ ہے، اس میں بھی پورا پانی خشک، چشمے بالکل خشک ہو گئے ہیں اور میں مسلسل پی ڈی ایم اے کو Approach کر رہا ہوں اور مجھے پتہ نہیں ہے کہ میں نے سی ایم صاحب! آپ کو ایک لیٹر بھی بھیجا ہے، میں ریکویسٹ کروں گا کہ آپ اس کے اوپر وہ ان کو ائری مقرر کریں اور پھر ڈیپارٹمنٹ پبلک ہیلتھ،

ڈیپارٹمنٹ کو بھی لے کے گیا تھا، تقریباً پانچ یونین کونسل ہیں جو اس وقت وہاں پانی کی شدید قلت ہے، تو وہ Kindly میں بھیج دوں گا، آپ کا ڈیپارٹمنٹ بھی اس کو چیک کرلے اور میں پی ڈی ایم اے کے بارے، میں ایک ریکویسٹ بھیجی ہے، چیف منسٹر صاحب! میں چاہتا ہوں کہ اس کے اوپر ان کو ائری کریں۔جی جی، نہیں میں اس لئے کہنا چاہتا تھا، موقع ایسا ہوا کہ افکاری صاحب، اعزازالملک افکاری اس کے بعد قربان خان آپ کرلینگے اس کے بعد، سب کو دیں گے جی لسٹ میرے پاس آئی ہے، میں اس کے مطابق جو ہے میری کوشش، ریکویسٹ ہوگی کہ آپ ٹائم تھوڑا وہ کرلیں تاکہ تمام ممبران صاحبان کو موقع ملے۔

جناب اعزازالملک: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریه جناب سپیکر! چې تاسو ما له په حالیه بجټ باندې د گفتگو موقع را کړه۔ معزز ممبران اسمبلئ خپلې قیمتی خبرې د نثر په ژبه کښې اوکړې، زه غواړم چې خپل معروضات او احساسات د اشعارو په ژبه کښې بیان کړم، دا به د اصلاح د پاره وی، د حکومتی او د اپوزیشن د خلقو د دل آزارئ د پاره به نه وی۔

په حکومت باندې بے جا تنقید کولے نشم
خو په کمو باندې ئے سترگے پټولے نشم

(نعرہ ہائے تحسین)

په حکومت باندے بے جا تنقید کولے نشم
خو په کمو باندې ئے سترگے پټولے نشم
ښو ته به ښه وایو او بدو ته به بد وایو
اظهار خیال کوم خاموش پاتے کیدلے نشم۔۔۔۔

(تالیاں)

ټیکس د عوامو په عوامو خرچ کول پکار دی۔ په آخره کښې به هم گورے بیا تالیاں وهئ۔

ټیکس د عوامو په عوامو خرچ کول پکار دی
لږ د غریبو معیار هم اوچتول پکار دی
دوئ ته بنیادی ضروریات ورسول پکار دی
غیر ضروری اخراجات مونږ له کمول پکار دی

لوګی او تندی د مزدور غریب زغملے نشم
اظهار خیال کوم خاموش پاتې کیدلے نشم
سپیکر صاحب!
یو نصاب یو شان یونیفارم او یو نظام غواړمه
په تعلیمی نظام کښې نور هم ښه ریفارمز غواړمه
د طبقاتی کشمکش ملک کښې اختتام غواړمه
چې پرے قومونه ترقی کړی داسې ګام غواړمه
پسماندګی د اولس نوره قبلولے نشم
اظهار خیال کوم خاموش پاتې کیدلے نشم
په هسپتال کښې چې مریض وی آئی پی نشی
چې مفت علاج د هر شهری پکښې جاری نشی
سوچ د خادم چې د ډاکټر او اردلی نشی
د کاروبار نه چې د دوئ ذهن خالی نشی
هسې بدلون ته د بدلون په خیر بوللے نشم
اظهار خیال کوم خاموش پاتې کیدلے نه شم
صوبه د ښار نوم یوائے نه دے دیهاتونه شته دے
صوبه د ښار نوم یوائے نه دے دیهاتونه شته دے
زمونږ.بانډو کښې نه د ښار سهولتونه شته دے
یو بے روزګاره کارخانے شته نه ملونه شته دے
د آدم ذاتو بے پناه ضرورتونه شته دے
زه محرومو د دیهاتونه ته کتلے نشم
اظهار خیال کوم خاموش پاتی کیدلے نشم
(نعرہ تحسین)
دے د پیټرول ،ډیزل او ګیس سنګ مرمر وطن
دے د سونې تانبې کوئلې او ملغلرو وطن
دے د شنو غرونو زمرودو او ګوهر وطن
دے د ځنګلو د فصلونو سمندرو وطن

خو د قرضونو بوجھ مې کم نشو نور وړلے نشم
اظهار خیال کوم خاموش پاتې کیدلے نشم
جنګ د صوبې او د مرکز مونږ ته تاوان راکړو
جنګ د صوبې او د مرکز مونږ ته تاوان راکړو
نه ئے حصص د ګیس بجلئ امن و امان راکړو
نه ئے خپل حق د عام شهری د پاکستان راکړو
دا ئے په وجه د دهرنو زمونږ د خان راکړو

(تالیاں)

وزیر اعظم ته خلیفه د ملک وئیلے نشم
اظهار خیال کوم خاموش پاتې کیدلے نشم

(ارشاد، ارشاد)

وزیر اعظم ته خلیفه د ملک وئیلے نشم
اظهار خیال کوم خاموش پاتے کیدلے نشم۔

Mr.Speaker: Please, order,order please

جناب اعزاز الملک: بجلی، توجه غواړم۔

بجلی زمونږ ده خو اختیار ئے زمونږ خپل پکار دے
مرکز له حق زمونږه ټول ادا کول پکار دے
د دې لوډ شیډنګ مونږ له حل متبادل پکار دے
د دې عذاب نه دا خپل قوم نور ویستل پکار دے
نور د خیبر خلق تیرو کښې پریښود لے نشم
اظهار خیال کوم خاموش پاتې کیدلے نشم

سپیکر صاحب!

منم کارونه ټول کول محکمانه پکار وی
منم کارونه ټول کول محکمانه پکار وی
مداخلت نه وی پکار آزادانه پکار وی
د اصلاحاتو جائزه هم روزانه پکار وی
ځنګه زمیندار له چې د فصل خسمانه پکار وی

تور غلاظت د محکمو زر بدلولے نشم
اظہار خیال کوم خاموش پاتې کیدلے نشم
سو فیصد نه صحیح خو بیا هم اصلاحات اوشو
سو فیصد نه صحیح خو بیا هم اصلاحات اوشو
هر کس ته د لته رسائی تر معلومات اوشو
امتناعی شان په فلور زیات اوشو
بعض ادارو کښې کافی مثبت اقدامات اوشو
په ښو کارونو د چا سترګے پټولے نشم
اظہار خیال کوم خاموش پاتے کیدلے نشم
(تالیاں)
که ناظره شوله لازمی که ترجمه د قرآن
یا په نصاب کښې دوباره چې تبدیلی شوه عیان
کوم چې ګھنټی وه د خطرې د قام بچو د ایمان
دا یو سازش د نظریے د پاکستان وو روان
د غیر سازش پخپل وطن کامیابولے نشم
اظہار خیال کوم خاموش پاتې کیدلے نشم
که د جھیز قانون شو جوړ او لوئے لعنت ختم شو
که وومن ایکټ پاس شو که په ښځو جبریت ختم شو
که احتساب ایکټ شو نافظ د غله جرات ختم شو
یا ادارو کښې بیرونی مداخلت ختم شو
دا ښه کارونه د چا شانے بد ګنړلے نشم
اظہار خیال کوم خاموش پاتے کیدلے نشم
(تالیاں)
په محکمو کښې کثرت د آسامیانو اوشو
که صحت کارډ نن د غریبو مریضانو اوشو
که سروس سټرکچر د صحت د نوکرانو اوشو
یا اپ ګریډیشن د زرګونو نور کلرکانو اوشو

چې څوک شو پاتې دوئ محروم پاتے کولے نشم
اظهار خيال کوم خاموش پاتے کيدلے نشم
او د بلدياتو قوم له لوکل قيادت ورکړو
که بلدياتو قوم له لوکل قيادت ورکړو
لا سونه قوم له ئے په زرګونو د خدمت ورکړو
يا که روزګار په محکمو کښې حکومت ورکړو
د کافی حد پورے صوبے له ئے امنيت ورکړو
د بدامنی اثرات نور برداشت کولے نشم
اظهار خيال کوم خاموش پاتے کيدلے نشم
بابک صاحب!
مخکښ افسر ته به يا خط يا ټيليفون راغے
مخکښ افسر ته به يا خط يا ټيليفون راغے
هغه بدلو او بهرتو دواړو له قانون راغے
مخکښې افسر ته به يا خط يا ټيليفون راغے
هغه بدلو او بهرتو دواړو له قانون راغے۔
بے سفارشو له د دے څه لږ سکون راغے
او چې په پيسو به وه بهرتی پکښې بدلون راغے
(تالیاں)
هسی يو ګند وو دوباره ئے خپلولے نشم
اظهار خيال کوم خاموش پاتی کيدلے نشم
او د ملازمو په تنخواه کښې اضافه پکار ده
د ملازمو په تنخواه کښې اضافه پکار ده
دوئ ته دس په ځائے د بيس فيصد تحفه پکار ده
د حکومت نه دا طبقه ولے خفه پکار ده
ډيره ګرانی ده دوئ له ډيره منافع پکار ده
او په تندو کښې ئے د غم فکر ليدلے نشم
اظهار خيال کوم خاموش پاتې کيدلے نشم

او په آخره کښې نلوتهه صاحب!

چې باهمی اختلاف پریږدو دا صوبه جوړه کړو
چې باهمی اختلاف پریږدو دا صوبه جوړه کړو
او دے له پس گډه باندے ښکلې منصوبه جوړه کړو۔
دلته د عدل او انصاف چې غلبه جوړه کړو
بیا مونږ هله په دنیا کښې دبدبه جوړه کړو
افکاری وائی زه ترخو ته قند وئیلے نشم
اظهار خیال کوم خاموش پاتې کیدلے نشم

ډیره مهربانی۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: بہت اچھا، جعفر شاہ صاحب۔

Mr.Jafar Shah: Thank you Janab Speaker Sahib, House is not in order.

Mr Speaker: Order, order please ,order please

جناب جعفر شاہ: سپیکر صاحب Thank you very much، میں کوشش کروں گا کہ Repetition نہ ہو اور To the point چند باتیں کہوں گا بجٹ کے حوالے سے سپیکر صاحب، پخوا دا رواج وو چې یوکور کښې به مړے اوشو نو هغوی د ویر د پاره په کرایه باندې، زنانه په کرایه باندې راوستې او هغوی به د هغه مړی د هغه کور نه تپوس اوکړو چې د دې مړی خوبیانې څه دی؟ نو هغوی به ورته هغه خوبیانې اوکړې هغوی به ورته د هغې مړی غم به ژړو نو د غه شان یو مړی د پاره چې هغه لاړه او پختنه ئے اوکړه چې دده خوبیانې څه دی نو هغوی وئیل چې یره دے سخاوتی وو، دے ښه وو ،دده اخلاق څنګه وو؟ نو دا ټول اخلاق ،دا ټولې خبرې دا خاصیتونه په هغہکښې نه وو هغی څادر په اوګه کړو وائیل چې دا خو نه د ښو دے او نه د بدو دے (قہقہے) زه به دا وایمه سپیکر صاحب! چې په دې بجټ باندې زه څه اووایمه لکه څنګه، جس طرح، زه حیران خو دا یم جی حکومت ته چې اپنے آپ څه شے ورته وائی کلہاڑی مارنے والی بات انہوں نے کی ہے اور جو بجٹ انہوں نے پیش کیا ہے،

جس طرح کے پچھلے بجٹس انہوں نے پیش کئے ہیں، اس طرح میں اس سے قطعاً مطمئن نہیں ہوں اور پورا ہاؤس مطمئن نہیں، میں سمجھتا ہوں کہ زیادہ تر تکیہ انہوں نے قرضوں کے اوپر کیا ہے اور ابھی جو بجٹ پیپر میں انہوں نے ذکر کیا ہے تقریباً 52ارب روپے، 52ارب روپے ہم قرضہ لینگے اور اس سے ہم ترقیاتی کام جس طرح کے سوات ایکسپریس وے ہے یا آپ کا پشاور ٹرانزٹ بس والا منصوبہ ہے تو یہ میرے خیال میں اس عوام پہ مزید بوجھ ڈالنے کا وہ بجٹ ہے اور اسی وجہ سے انہوں نے ٹیکسز میں اضافہ کیا ہے کہ غریب پہ بہت زیادہ انہوں نے بوجھ ڈالا ہے، ان تمام چیزوں پہ اپوزیشن لیڈر نے اور پارلیمانی لیڈرز نے بات کی سپیکر صاحب! جس طرح کا مجھے خدشہ ہے کہ جس طرح پچھلے بجٹس میں ہوا تھا اور تقریباً 80پرسنٹ، 75پرسنٹ اس میں امبریلا فنڈ ہے تو امبریلا فنڈ کی Utilization ٹھیک ہے چیف منسٹر صاحب کی Discretion پہ ہوتی ہے لیکن وہ Need based نہیں ہوتی میں سچ بتاتا ہوں اور جو پچھلے بجٹ کے فگرز کو اگر آپ دیکھیں تو پوری ساؤتھ کے سات ڈسٹرکٹس کو بجٹ پانچ بلین دیا ہے اور کچھ ایسے اضلاع ہیں کہ ایک ایک حلقے کو اور ایک ایک ضلعے کو پانچ بلین گئے ہیں اور میں کوہستان کی مثال دے دوں عبدالستار خان کی کہ ان میں 17 بلین روپے وہاں پہ گئے ہیں جو بہت کم ہیں، بنسبت ڈسٹرکٹ صوابی تو میں نہیں کہونگا، مردان یا نوشہرہ یا چارسدہ کے وہاں تو تین اضلاع ہیں کوہستان کی اس طرح کے، یہ ہے کہ یہ چیزیں آئندہ اگر اس طرح Repetition ہو گی تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سے اچھا تاثر نہیں جائے گا اور اچھا تاثر جانا بھی نہیں چاہیئے۔ جناب سپیکر صاحب! اس بجٹ میں میں نے تو سنا تھا اور شاید وہ Confirmed بھی ہے، افکاری صاحب نے بہت ایک تاریخی تقریر کی منظوم شکل میں لیکن اس نے بخیلی سے کام لیا، اس نے بینک آف خیبر کا ذکر نہیں کیا اس میں (قہقہہ) اس کو کرنا چاہیئے تھا، یہ جرات کا مظاہرہ کرنا چاہیئے تھے (تالیاں) تو میں سمجھتا ہوں کہ اس میں یہ Addition کریں گے اور بینک آف خیبر کا بھی تذکرہ کریں گے۔ میں نے یہ بھی سنا تھا کہ میرے بھائی مظفر سید صاحب چونکہ اندرونی کچھ مسائل تھے جماعت اسلامی کی طرف سے اور وہ بجٹ پیش کرنا ہی نہیں چاہتے تھے اس دن، تو اس کی ذرا وضاحت فرمائی جائے کہ کیوں یہ کس طرح اور یہاں تک ہوا ہے کہ اس نے بجٹ پیش نہیں کیا ہے؟ بلکہ اس نے بجٹ پڑھا ہے، بجٹ پڑھا ہے اور جو مفتی صاحب نے بات کی، مولانا صاحب نے کہ بعض صفحے ان سے پڑھنے سے ہی رہ گئے تو میرے خیال میں اگر اس کی

وضاحت کی جائے کہ یہ کیا ماجرہ تھا اور اندرونی کیا ہوا تھا؟ سپیکر صاحب! ٹیکسز کے حوالے سے اگر ہم پچھلے فگرز پہ نظر ڈالیں تو جو ہمارے محاصل کی بات ہے، وہ میرے خیال میں 50% to 60% less we have receipt، اتنا ہے جو بجٹ پیپر سے ہے کہ جو ہمارے Receipts ہیں اس میں اس کی وضاحت فرمائی جائے کہ کیا وجہ ہے ہم اس کو Base نہ بنا سکے اور پھر بھی Ambitious Figures یہاں پہ رکھتے ہیں کہ ٹیکسز میں ہم نے زیادہ شرح رکھا ہوا ہے، تو ہم یہ محاصل کس طرح Manage کریں گے، اگر ہم پچھلے سال نہیں کر پائے اور ہم اس کو وصول نہیں کر پاسکے جو اپنا اندرونی ٹیکس ریونیو ہے، ساتھ ساتھ جس طرح بابک صاحب نے اور اپوزیشن لیڈر نے بات کی این ایف سی کے حوالے سے کہ وہاں پہ کیا مشکلات ہیں اور کیا رکاوٹیں ہیں کہ ہم اپنا حصہ جو نیٹ پرافٹ کا ہے جو این ایف سی ایوارڈ کے حوالے سے ہے جو زرداری صاحب کے Sign سے وہ وہ چل رہا ہے، 2001 کا ایوارڈ کیوں ہم نہیں کر پائے اور اپنا حصہ ہم کیوں نہیں یہاں پہ لے آسکے؟ دوسری بات سر جو میں منسٹر صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا خزانہ، انہوں نے کہا کہ ہم نے ہیلتھ کے حوالے سے، شہرام صاحب مجھے دیکھتے ہیں، ہیلتھ کے حوالے سے وہ کہتے ہیں کہ بڑے انقلاب آئے، میں ایک مثال دیتا ہوں ایک مثال، جو میرا حلقہ ہے جی اور وہ چار لاکھ سے زائد آبادی پر مشتمل ہے، پچھلے تین، ساڑھے تین سال سے اس میں لیڈی ڈاکٹر ابھی تک Recruit نہیں ہو سکی تو یہ کس طرح Reforms ہیں کہ مدین سے لیکر بلکہ ڈاکٹر حیدر کے حلقے سے لیکر اور کالام تک وہاں پہ لیڈی ڈاکٹر نہیں ہے؟ تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ Reforms میں مزید آپ نے کوشش کرنی ہوگی اور جو چیز ہے اسے آپ کو ماننا پڑے گا کیونکہ شاہ فرمان صاحب پھر غصہ ہو جاتے ہیں کہ ان کے لئے تو میں نے پہلے بھی یہ شعر پڑا تھا، میں ابھی پڑھتا ہوں کہ شاہ فرمان صاحب!

ے اے عندلیب نادان

نازک مزاج شاہاں تاب سخن نہ دارد

لیکن یہ ہے کہ یہ حکومت کے لئے Good governance کے لئے یہ چیزیں میں پوائنٹ آؤٹ کرتا ہوں، ساتھ ساتھ یہ انہوں نے کہا ہے کہ ہم نئے منصوبے نہیں رکھیں گے، ٹھیک ہے Existing پہ ہم ہیلتھ میں کریں، اس میں Build upon کریں لیکن یہ ہے کہ بعض جگہیں ایسی ہیں کہ وہاں پہ ڈسپنسریز

،بی ایچ یوز ان چیزوں کی ضرورت ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس چیز پہ آپ Reconsider کریں، ہیلتھ منسٹر Reconsider کریں اور خدا کے لئے Need base پہ کرلیں کہ جہاں پہ ضرورت ہو وہاں پہ آپ ہیلتھ اور صحت مراکز بالکل PTI Based نہ ہو Need based ہوں تو اس سے پھر یہ ہے کہ وہ ضروریات کی میرے خیال میں،اور میں نے اس پہ ریکویسٹ بھی کی تھی سپیکر صاحب! اس میں ایک اور چیز جو کافی چیزیں جو ہوئیں تنخواہوں کے حوالے سے ٹیکسز کے حوالے سے مہنگائی بڑھے گی،اس پہ میں نہیں جارہا،ایک اور چیز جو Miss میں Feel کررہاہوں کہ ہو رہی ہے اس بجٹ میں کہ It is CPEC era اور سی پیک کے لئے ہم نے بڑی تیاری کرنی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ وہ حلقے وہ علاقے جہاں پہ سی پیک کو Direct نہیں ہے، یہاں پہ ڈائریکٹ ہم وہاں سے ہم سی پیک کے مفاد ہم حاصل نہیں کر پاسکتے تو وہاں پہ ٹیکنکل کالجز کو ہم زیادہ فوکس کریں اور وہاں پہ ہم ہنر مند افراد کو پیدا کریں تاکہ ان کو آئندہ کے لئے کم از کم ان علاقوں کے لئے جس طرح ملاکنڈ ہے یا پتہ نہیں مردان، چارسدہ اس طرح کے علاقے جو سی پیک کے اس ثمرات سے دور ہیں، تو وہاں پہ ہم ٹیکنکل ایجوکیشن کے حوالے اور Skills کے حوالے سے ہم وہاں پہ فوکس کریں تاکہ ہم ان کے لئے Manpower ہم سپلائی کر سکیں، ان علاقوں سے یہ چیز میں Feel کررہا ہوں کہ یہ Miss ہو رہی ہے۔ایک اور چیز جو میں Feel کررہاہوں جناب سپیکر! وہ یہ ہے کہ پچھلی دفعہ ایک سوال کے جواب میں یہاں پہ کریم خان کی منسٹری نے یہاں پہ جواب دیا تھا کہ 352 انڈسٹریل یونٹس وہ صوبے میں ابھی تک بیمار ہیں وہ ابھی تک بند پڑے ہوئے ہیں، تو یہی میری گزارش ہو گی کہ وزیر خزانہ صاحب بتائیں کہ ان Sick industries کی Revival کے لئے انہوں نے بجٹ میں کیا رکھا ہوا ہے؟ دوسری بات ایجوکیشن کے حوالے سے میں کہونگا کہ جس طرح بابک صاحب نے کہا کہ کل تو ہیلتھ کے حوالے سے اور ایجوکیشن کے حوالے سے یہ خبریں Face Book پہ آرہی ہیں کہ لاکھوں لوگ آگئے واپس پرائیویٹ سکولوں سے میں سچ بتاتا ہوں کہ میرے حلقے میں چار سال میں صرف ایک پرائمری سکول بنا اور میں اس کو ریکارڈ پہ کہتا ہوں کہ صرف ایک سکول بن گیا ہے I say it on the Floor، ایک ہائی سکول پہ کام شروع ہوا تھا، وہ پچھلے سات مہینے سے بند پڑا ہوا ہے کیونکہ اس میں فنڈ نہیں ہے، تو یہ کیا ہے جناب سپیکر صاحب! اگر نہیں ہے تو ہمیں کہیں کہ ہم آپ کو نہیں دیتے، بات ہی ختم، ہم لوگوں کو بتائیں؟

گے کہ نہیں ہے، بس ہو نہیں سکتا، اگر ہے تو پھر It should be equally ابھی مجھے چار سال میں ایک سکول ملا ہے گبرال میں، وہ ابھی ابھی تک Hand-over نہیں ہوا جناب سپیکر صاحب! ایک ہائی سکول پہ چار سال میں صرف ایک Upgradation پہ کام شروع ہے، تیرادرہ میں اور اس میں ابھی فنڈ نہیں ہے، اس کا کام ادھورا پڑا ہوا ہے جناب سپیکر صاحب !جو میں فگر پڑھ رہا تھا فگرز تو جو پچھلی Utilization ہے، This is less than 50 percent we should be honest and realistic یہ 50 پرسنٹ سے کم کیوں ہے ؟ اگر ہم نہیں Use کر سکتے تو پھر اس بجٹ کو پیش کرنے کا مقصد کیا ہے ؟ اگر ہم Utilization نہیں کر سکتے ہم پیسے Utilize نہیں کر سکتے تو کیوں ہم یہاں پہ بجٹ میں رکھتے ہیں ؟ ہم نے اتنے پیسے رکھے، اتنے پیسے رکھے اور میں آپ کو مثال دے دوں، جی چیف منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں کہ اترو ڑ روڈ کے لئے کالام ٹو گبرال جو سیلاب میں بہہ گیا تھا حکومت نے منظوری دی تھی پہلے سال، آج تیسرا سال ہے جی پانچ کروڑ پہلے سال سے، پہلے سال پچاس لاکھ اس سال پانچ کروڑ پچاس لاکھ روپے میں سے پانچ روپے ابھی تک Spend نہیں ہو سکے، What's the reason ? اس کی ٹوٹل لاگت ٹھیک ہے چالیس کروڑ ہے لیکن اس پہ ابھی تک کام شروع نہیں ہو سکا، پھر پچھلے سال پانچ کروڑ اس کے لئے رکھے تھے Last اس سے، جو رواں سال ہے اس میں پچاس لاکھ انہوں نے رکھے، ساڑھے چار کروڑ روپے انہوں نے واپس کئے، اس پہ بھی کام شروع نہیں ہو سکا۔ اس طرح بہت سارے منصوبے، پھر یہ کہ جی، پی ڈی ایم اے کے حوالے سے میں بات کہونگا، شارٹ کرتا ہوں کہ جو Disaster Management Authority ہے، اس کا یہ ہے کہ وہ بیچارے تو ان کے دفتر جا کے آپ کا دل چاہتا ہے کہ میرے پاس دس پندرہ، بیس، سو روپے ہوں کہ میں ان کو چندے میں دوں، ان کے تو یہ حالات ہوتے ہیں، ان کے پاس تو کچھ ہوتا نہیں ہے اور یہاں پہ وزیر خزانہ صاحب بیٹھے ہیں، میرے حلقے میں ایک جگہ سیلاب آیا تھا اور یہ خود بھی گئے تھے وہاں پہ، وہاں پہ ہم نے وعدہ کیا کہ یہاں پہ جو سڑکیں بہہ گئی ہیں، جو پانی کی سکیمیں بتاہ ہو گئی ہیں، جو نقصانات ہوئے ہیں، ایک سال سے زائد عرصہ ہو گیا ایک روپیہ، تو میری یہ تجویز ہو گی کہ یا پی ڈی ایم اے کا اگر مقصد یہ ہے کہ Coordination Mechanism کو وہ Improve کرے اور وہ Coordinate کرے اور ایجنسیز کو بتائیں تو تمام اداروں کو پابند بنایا جائے کہ جو

پی ڈی ایم اے، ان کو کہیں ان کی Recommendation پہ پھر وہ بحالی کے کام اور Disaster کے بحالی کے کام وہ کرلیں لیکن اگر نہیں ہے تو پھر پی ڈی ایم اے کا میں سمجھتا ہوں کہ ضرورت نہیں ہے اور یہاں پہ بجٹ میں انہوں نے کچھ رکھا بھی نہیں ہے تو پی ڈی ایم اے کے لئے اس کے لئے سپیشل فوکس ہونا چاہیئے کہ یا تو اس کو بند کریں اور یا پھر وہ کام کرے۔ ایک اور چیز جو میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں، آپ کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں سپیکر صاحب! آپ کے توسط سے منسٹر صاحب کو، وہ یہ کہ اس بجٹ میں جس طرح Last year کا بجٹ تھا، سیلاب سے متاثرہ ہم سمجھتے ہیں کہ جو یہ ایک فیصد ہمیں مل رہا ہے چیف منسٹر صاحب Federal Pool سے تو اس ایک فیصد میں زیادہ حصہ ان علاقوں کا ہونا چاہیئے جو دہشتگردی سے زیادہ متاثر ہیں اور اس میں سب سے زیادہ متاثر ملاکنڈ ڈویژن ہے لیکن وہاں پہ اب بھی ایسے سکول موجود ہیں، میں نے عاطف خان کو وہ لسٹ بھی Provide کی ہے کہ وہاں پہ بچے کھلے آسمان تلے پڑھ رہے ہیں کالام میں اور مٹلتان میں، مہوڈنڈ ہر بندہ جاتا ہے، جب جاتے ہیں آپ مہوڈنڈ تو پلوگا جو آخری گاؤں ہے، پھر جاکے وہاں پہ دیکھ لیں لوگ سمندر کے کنارے درخت کے سائے میں وہ پڑھائی کرتے ہیں، انہوں نے کیا گناہ کیا ہے، آخر وہ بھی پاکستانی ہیں، ان کا بھی حق بنتا ہے، تو میری یہ گزارش ہو گی کہ سیلاب سے متاثرہ علاقوں کے لئے ایک سڑک کے لئے اور ایک دو پلوں کے لئے میں نے چیف منسٹر صاحب کو ریکویسٹ کی تھی، انہوں ACS کو لکھا بھی تھا، فنانس کو بھیجا بھی ہے لیکن پتہ نہیں مظفر سید صاحب کی کیا دشمنی ہے میرے حلقے کے ساتھ کہ وہ سکیمیں انہوں نے اس میں شامل نہیں کی ہیں، وہ تینوں سکیمیں میں ابھی دیتا ہوں اور مظفر سید صاحب! آپ نے اس فلور پہ اس کی Commitment کرنی ہے کہ You have to include، چیف منسٹر صاحب بھی یہاں پہ بیٹھے ہیں کیونکہ وہ تین سال پہلے وہ سیلاب میں بہہ گئے ہیں دو پل اور ایک سڑک اور ابھی تک بن نہیں پائے، دس پندرہ کروڑ روپے کی بات ہے کیونکہ میں نے سنا ہے کہ جو اوقاف کا فنڈ ہے تو ابھی یہ سوشل میڈیا پہ یہ چل رہا ہے کہ اوقاف کا فنڈ وہ زیادہ تر جماعت اسلامی کے دفتروں پہ لگا ہوا ہے، اس کی بھی تھوڑی وضاحت ہونی چاہیئے کیونکہ اس میں آپ کی بدنامی ہو رہی ہے، اس پارٹی کی، ہاں نہ، تو یہ تھوڑی وہ کرنی چاہیئے کہ اس کا یہ حقیقت ہے یا حقیقت نہیں، ہاں جماعت اسلامی کے

پارٹی کا میں نے سنا ہے۔ دوسری بات جی، ایک اہم بات پی کے ایچ اے کے حوالے سے جناب سپیکر! پختونخوا ہائی وے۔۔۔۔۔

Mr.Speaker: Time is over, kindly, please windup.

جناب جعفر شاہ: ہائی وے، ایک منٹ پی کے ایچ اے کے حوالے سے جو کانجو تا مدین سڑک ہے، اس میں ابھی کام ادھورا رہ چکا ہے اور میں نے سنا ہے کہ ان کی سیونگ میں پیسے پڑے ہوئے ہیں، Just approval چاہیئے، تو کیوں سڑک کو اس کے لئے Approval بھی جو متعلقہ منسٹر ہے وہ دے دیں اور ایک آخری بات میں کہوں گا کہ Article 25A کا عاطف خان! کہا گیا تھا کہ پانچ سے سولہ تک سب بچے سکول میں ہوں گے لیکن ابھی جو فگر آیا ہے کہ خیبر پختونخوا میں چوبیس لاکھ بچے سکولوں سے باہر ہیں اور اس بجٹ میں ان کے لئے کچھ بھی نہیں ہے، تو اس کو بھی زیر غور رکھیں۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: قربان خان۔

جناب قربان علی خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

جناب سپیکر: قربان خان یو منٹ، چیف منسٹر صاحب ایک وضاحت کر رہے ہیں، اس کے بعد آپ۔ جی چیف منسٹر صاحب!

جناب قربان علی خان: اچھا جی۔

جناب سپیکر: جی چیف منسٹر صاحب!

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): جناب سپیکر صاحب! میں دو چیزوں کی وضاحت کرتا ہوں، میں اپنی سپیچ میں بھی بات کروں گا۔ یہ جو قرضوں کی بات بار بار ہو رہی ہے تو یہ وہ قرضے نہیں ہیں جو اس صوبے کو لے ڈوبیں گے، اگر ہم بی آر ٹی کی بات کریں، ریپیڈ بس کی جس کو بار بار کہا جا رہا ہے کہ بہت مہنگا پراجیکٹ ہے، جو ہمارا اس کے سٹرکچر کی قیمت ہے، وہ اس وقت بھی چار سال بعد یا تین سال بعد اسلام آباد اور پنجاب کے مقابلے میں بیس پرسنٹ، پچیس پرسنٹ کم ہے، ابھی ٹینڈر نہیں ہوا، ابھی ٹینڈر ہو گا تو Exact Position نکلے گی۔ اس کے علاوہ جو ہم نے اس کو بیس ارب اور اس میں ڈالے ہیں، اس میں ہم کمرشل پلازہ بنا رہے ہیں جس سے انکم آئے گی اور یہ قرضہ واپس کرنے میں یہ حصہ بنے گا۔ اس کے علاوہ اس روٹ پہ یہ اٹھائیس کلو میٹر چمکنی سے حیات آباد تک ہے، اس کے علاوہ پچاس کلو میٹر پشاور میں جو ہمارے پانچ روٹس ہیں، رنگ

روڈ ہے، چارسدہ روڈ ہے، ورسک روڈ ہے، کوہاٹ روڈ ہے اس پر بھی ائر کنڈیشن کوچز چلیں گی، یہ تقریباً 380 بسز اور کوچز کا پراجیکٹ ہے جو اور جگہ نہیں تھا۔ ہم نے اس میں جو بینک کا انٹرسٹ ہے وہ بھی دکھایا، جو زمین کی قیمت ہے جو پراونشل گورنمنٹ کی زمین ہے، اس کی قیمت بھی دکھائی ہے۔ ہم نے اس میں جو لوگ متاثر ہوں گے یا جو گاڑیاں، پرانی گاڑیاں ہٹیں گی، ان کو سپورٹ دیں گے، ان کو بھی ہم نے Reflect کیا ہے۔ اس میں وہ دکانیں جو انڈر پاسز میں اکا دکا آرہی ہیں ان کو Compensation ہے، اس کو بھی رکھا گیا ہے۔ تو ہم نے ایک پورا پراجیکٹ دکھایا ہے۔ پاکستان میں یہ پہلا پراجیکٹ ہے جو ہنڈرڈ پرسنٹ دکھایا گیا ہے کاغذوں میں کہ اس پہ کہاں کہاں خرچ ہو رہا ہے اور اگر یہ Compare کیا جائے، پنجاب سے Compare کیا جائے اسلام آباد سے کیونکہ انہوں نے خالی سٹرکچر کی قیمت بتائی ہے، آگے کچھ نہیں بتایا۔ پھر آگے ہم اس پراجیکٹ کو Feasible بنانے جا رہے ہیں، یہ قرضہ ان شاءاللہ یہ پراجیکٹ خود اتارے گا، یہ صوبے پر بوجھ نہیں ہوگا کیونکہ اس صوبے میں جو پراجیکٹ جہاں میری سمجھ ہے، جہاں تک میں سمجھتا ہوں، ایسا پراجیکٹ ہم نہیں لا رہے کہ وہ قرضہ ہو، وہ ہم کل اتار نہ سکیں، چاہے وہ چائنیز کے ساتھ ہمارے ایگریمنٹس ہو رہے ہیں، چاہے ایف ڈبلیو کے ساتھ ہوں، چاہے جس کے ساتھ ہوگا، وہ ایک قرضہ نہیں ہوگا وہ انوسمنٹ ہوگی، ادھر سے کمائی ہوگی اور وہ پیسہ خود اپنا واپس کرے گا، تو میں Realize کرتا ہوں کہ میرا صوبہ غریب صوبہ ہے، کبھی بھی میں ایسا کوئی کام نہیں کروں گا، ایسا کوئی ایگریمنٹ نہیں کروں گا جو اس صوبے پر بوجھ بن جائے۔ (تالیاں) تو اگر مجبوراً ایسے کچھ پراجیکٹس جو ہماری مجبوری ہے، جہاں ہمیں قرضہ لینا پڑے Suppose ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ ہے، اس وقت ہمیں چودہ ارب روپیہ چاہیئے کہ جو ہمارے ہاسپٹلز شروع ہوئے، کمپلیٹ ہوئے ہیں یا ہم اپنے ہاسپٹلز میں جو کمی ہے جو ستر سال کی شارٹ فال ہے، جس میں مشینری کی کمی ہے، جس میں تباہ و برباد مشینری مجھے ملی، جس میں ہسپتال کی شکل وصورت تباہ و برباد مجھے ملی، جہاں ڈاکٹر نہیں تھے، ہم نے ڈاکٹرز کی تنخواہیں بڑھائی، چودہ ارب Effect پڑا لیکن صوبے میں ڈاکٹرز پورے کئے، تو، ایسی جگہ جہاں Compulsory ہوگا جو اس صوبے کی ضرورت ہوگی جو عوام کی ضرورت ہوگی اس پر ہو سکتا ہے کہ ہم تھوڑا بہت قرضہ لیں، میں کسی پر تنقید نہیں کرتا لیکن اپنے دور کا بتا سکتا ہوں کہ ہم نے ٹیکسز بڑھائے ہیں، بڑھائے اس طرح نہیں ہیں کہ کسی پر ٹیکس لگایا ہے، ہم نے

ریکوری زیادہ کی، ہم نے لوگوں کو ٹیکس نیٹ میں لایا، کوشش کی کہ ٹیکسز کو بڑھائیں لیکن لوگوں سے جو ٹیکس نہیں دیتے ان سے وصول کریں، ہم نے پوری کوشش اس پہ کی۔ ہم نے کبھی بھی اس صوبے کے لئے کہ ہماری حکومت نے کبھی نہیں سوچا کہ ہم کسی کے ساتھ زیادتی کریں، تو میں آپ کو یہ گارنٹی دیتا ہوں، جیسے موٹروے ہے، یہ پہلا منصوبہ ہے، یہاں میں سنتا ہوں کوئی میگا پراجیکٹ، پتہ نہیں میگا پراجیکٹ کیا لوگوں کے دماغ میں چڑھ گیا ہے، میگا پراجیکٹ ہماری ایجوکیشن ہے، میگا پراجیکٹ ہماری ہیلتھ ہے، اس پر توجہ دینی چاہیئے، میگا پراجیکٹ کرپشن کے خلاف جہاد ہے، میگا پراجیکٹ سسٹم ٹھیک کرنا ہے، ادارے ٹھیک کرنے ہیں تاکہ ہم دنیا کے مقابلے میں جا سکیں۔ یہاں ایک پل کو میگا پراجیکٹ کہا جاتا ہے، تو میں پوچھتا ہوں جتنے دور گزرے ہیں، ستر سال میں کس نے اتنا بڑا میگا پراجیکٹ بنایا کہ ہم اس وقت 38 ارب روپے کا، چالیس ارب کا، زمین ملا کر ہم سوات موٹروے بنا رہے ہیں، یہ ضرورت ہے، یہ کوئی شوشا کے لئے نہیں بنایا جارہا، شہر کے اندر نہیں بنایا جارہا، یہ پورے ریجن کے مستقبل کا سوال ہے اور وہ پراجیکٹ بھی فزیبل پراجیکٹ ہے، خود ہی ریٹرن دے گا، اس کے ٹول پلازہ سے اس کو ریٹرن آئے گا اور ہم نے صوبے کی طرف سے پندرہ ارب روپے اپنے ڈالے ہیں، قرضہ بھی نہیں لیا، اپنے صوبے کے پیسے ڈالے ہیں اور اس پراجیکٹ کو جو اس کا قرضہ ہے، وہ قرضہ نہیں ہے، وہ خود ہی Repay کرے گا، تیس سال ایف ڈبلیو او چلائے گا، دو دفعہ دس سال کے بعد Overlay ہوگا کیونکہ دس سال کے بعد سڑک کی زندگی ختم ہو جاتی ہے، ہر دس سال کے بعد نیا Overlay ہوگا اور Next جو ہمارا اس کے بعد سیکنڈ فیز ہے، وہ، چکدرہ سے مینگورہ ہے جو ان شاءاللہ تعالیٰ اسی سال میں ہم اس کو پراجیکٹ کی شکل میں لے آئیں گے۔ تو جو میٹرو ہے، یہ بھی کوئی ایسا قرضہ نہیں ہے کہ صوبہ روتا رہے گا۔ اس وقت ہمارے صوبے پر اسی نوے ارب روپے یا سو ارب روپے قرضہ موجود ہے، ہمارے پہلے سال میں ہم نے قرضے کا سود ادا کیا اور پانچ ارب قرضہ واپس کیا، کبھی کسی نے قرضہ واپس نہیں کیا اور ابھی بھی ہم انہی قرضوں پہ سود پانچ چھ ارب روپے سالانہ ادا کر رہے ہیں۔ تو میں ان سے کہتا ہوں جو ان شاءاللہ تعالیٰ ہمارا ٹائم میں قرضہ ہوگا، وہ خود ہی اپنا سود ادا کرے گا۔ تو میں یہ وضاحت کرنا چاہتا تھا اور یہ بھی کہ ہمارا جو بس کا Different جگہ میں سن رہا ہوں کہ بڑا میگا پراجیکٹ ہے، مہنگا پراجیکٹ ہے، میں چیلنج کرتا ہوں کہ آئیں، بیٹھیں، Calculation کرتے ہیں کہ پنجاب میں کتنا خرچہ آیا، سندھ

میں کتنا خرچہ آیا؟ (تالیاں) اسلام آباد میں کتنا خرچہ ؟تو پھر کیونکہ اگر، کوئی آدھی دم چھپاتا ہے، کوئی ٹانگیں چھپاتا ہے، کوئی شکل پوری نہیں دکھاتا تو میں کیا کروں؟ہم نے تو کوئی چیز چھپانی ہی نہیں، ہم نے کوئی چوری کرنی نہیں، ہم نے کوئی کسی سے کمیشن لینا ہی نہیں، تو ہم نے کیا چھپانا ہے؟تو ہم نے کوئی چیز چھپائی نہیں، شیشے کی طرح صاف ہر چیز رکھی ہوئی ہے، جو چیلنج کرنا چاہتا ہے کسی چیز کو بھی، میں جواب دینے کو تیار ہوں اور پھر ساتھ ساتھ ہم نے Different laws بھی بنائے ہوئے ہیں Whistle blower law ہے تو اور بہت سے Laws ہیں، Right to Information ہے۔آپ آئیں چیلنج کریں، ہم سے غلطیاں ہو سکتی ہیں لیکن دیدہ دانستہ ان شاءاللہ تعالیٰ یہ حکومت کبھی بھی عوام کو مایوس نہیں کرے گی۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: قربان خان!

جناب قربان علی خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ ډیره مننه سپیکر صاحب چې تاسو ما ته د بجټ اخرنې، زما خیال دے دا بجټ د دې سیشن آخرنی بجټ دے تاسو ما ته موقع راکړه۔ زما خو خیال نه وو چې زه به په دې کښې خبرې اوکړم ځکه د سپینو خبرو ما ته ډیر زیات تاوان راکړے دے۔ ما ته هغه خبره رایاده شی وئی" شیخ فریده چپه خله وئی بهتری ده" خو ضمیر نه بیا یو آواز زما غوږ ته راغلو او هغه ما ته بیا بیا وائی چې۔

ے زور هسې پیغور شی چې همت ورسره مل نه وی۔
روک هغه مشال شه چې تیاره شی او دے بل نه شی۔

(تالیاں)

مهربانی، مهربانی۔ صاحبه! د روژ میاشت ده، خبره به صفا کوؤ، سپینه به کو ځکه دا مونږ ته تلقین راکوی د صبر او په دې کښې به په صبر زما لږ غوندې ځمه، زما به زیات نه زیات Ten minutes وی۔ Ten minutes به زما خبرې اورې اود انسان کردار هم د دې نه پته لګی چې ده کښې څومره صبر دے او صابر سړے چې وی هغه پکار دے خبره واوری، په غور ئې واوری په فکر ئے واوری او هغه په نور هم مرتبې ته لاړ شی چې هغې ته عملی جامه ورکړی۔ چې هغه خبرې ټهیک وی۔ رښتیا ته به رښتیا وایو ځکه چې په روژو کښې خلق،

مونږ ته به خلقو وئیل چې کافرانو ته هم خلقه ورکړل کوی مونږ ته په دې روژې په بجټ کښې هم څه رانغلل۔ صاحبه، هغه به وروستو د رسره خبرې کوم، جعفر شاه صاحب هم دا خبره اوکړه چې 350یونټ Sick دی انډسټری د پاره مونږ څه کوؤ څه نه کوؤ، په بجټ کښې تاسو څه دغه کړی دی؟ دلته کښې یو خبره راغله مینځ ته چې Promotion of industrialization کیږی۔ ایس ډی اے یو فعاله اداره وه اوهغې باندې هر څه چې مونږه اوکړل هغه مونږ یو طرف ته کړه، سائیډ ته مې کښېنوله او مونږه یو پرائیویټ کمپنی راوسته د عظمت په نوم، او هغوی ته اربونه روپې ملاؤ شوی۔ دا ډیره عجیبه خبره ده چې په 29جولائی 2016کښې د نیب طرف نه چیف سیکرټری ته هم یو تنبیه دغه کیږی چې دا دغلته څه روان دی او دا دغه څه روان دی؟ د هغې ما ته پته او نه لګیده چې د هغې جواب څه لاړو۔ خو هغه پرائیویټ کمپنی لکهونه روپې، شل شل لکهه روپې په اخبارونو کښې راغلل چې خرچې شوې دی په جهازونو کښې ډی آئی خان او د یو ځائې بل ځائې پورې۔ نو که تاسو پروموشن آف انډسټری، او مزې خبره داده اوس په دې کښې دوه سوالونه راوچتیږی چې آیا د مولانا صاحب خبره چې آیا ته منظمه غلا کوې، ته منظمه غلا کوې یا ته نااهله ئې؟ تا هغه سړی چناؤ کړو چې هغه یو څو ورځې مخکښې نیب اوونیولو He was under enquiryاو تا ما ته دلته راوستو د هغه چیف ایګزیکټیو دې زما اولګولو زما هغه ټول معیشت دې هغه حواله کړو، نودا ډیره بده خبره ده، زه اصلاح خو کوم د خپل دغه، زما په دې پارټۍ کښې ډیر ښه ښه ملګری ناست دی۔ ډیر جذباتو سره راغلی دی چې مونږ به د دې پسمانده صوبې دغه کوو لکه تاسو غوندې، تاسو هم په عزم راغلې ئې خو ډیرو خبرو ته May beچې د دوی پام نه وی اوخبره به زه کوم صفا به کوم هر څه تری چې جوړیږی زه هر څه ته تیار یم بیا، یو بله خبره ده چې دوه اربه دپاسه اوس تاسو بیا، ورکوئ دغه ته، تاسو هغه ګنړی چې۔ *یہ ہمارے ماتھے کا جھومر ہے*۔او، که یاد شی په کښې زه ناست ووم، ته ناست وې، بخت بیدار خان ناست وو، یو Presentation دوه ایم پی ایز نور ناست وو اوسیکرټری ته ما اووئیل۔ ما ورته اووئیل، ماورته اووئیل *یہ ہمارے خان کے گلے میں پڑنے والا ہے* او هغه وه بلین سونا می ټریز۔ په فرسټ ډے ما هغه ته دلته په دې اسمبلئی کښې اووئیل، زه درته اوس هم وایم چې دا

پیسې خو نورې هغه ته ور نکړې، د دې روخ ختم شو، دا د خان صاحب دا سې یو نعره وه، د هغه دا یو خوب وو چې پچیس هزار یونټ به یو کس دغه کوې او د دې نه به بې روزګار دغه به کیږي. نو چې دا کروړونه بوټي، 38 هزار خاندانونه به دې سره په روزګار شوی وو خو هغې کښې په پی اینډ ډی او په فنانس هم زه یو سوال کوم چې په هغې کښې یو Sentence، پچیس هزار یونټس وو، بیا ورسره مخکښې یو Sentence او لیکلو چې No limit, upper no limit، یعنی Upper limit ئې نشته دے یعنی ته کروړونه هم خلقو ته ورکولې شې او زه به درته دا ثابته کړم. زه درته دا ثابتولے شم چې چالیس چالیس لاکه بوټي یو یو سړی ته ورکړے شوی دی. او نور درته مخکښې نه وایم هغه خپله دوئ انکوائری کړې ده. بنوں، ډی آئی خان، هزاره او مټی پاؤ فارموله شوې ده په هغې کښې او هغې کښې Lower Staff باندې خالی چارج شیټ راغلے دے نو زه درته خدائے رسول وایم ستاسو په وساطت چې دوئ نوره پیسه یو هم مه ورکوئ. دد یو ډیره آسانه فارمولا ده. ما کیدے شې دا زما، رور دے، اشفاق دے که څه دے؟ اشتیاق ارمړ، ارمړ صا حب زما رور دے. د دې کیدے شې ده ته هډو پته نه وې. او د دې نه به اخر کښې ما ته پته ده ددی نه به د بیزو او میلو قیصه جوړیږي. د دې نه به هغه اخر کښې ځکه چې متهیائی بیزو خوړلې وه او ګهورئے ئې میلو ته دلته لګولې وه، وهل میلو خوړلې وو. نو دا دے سوچ اوکړی. زه بیا بیا درته داتنبیه کوم، چې تاسو ډیر بنه خلق ئې او تاسو څوک په خپلو لاسونو کښې ګډا وی. ددے آسانه فارمولا ده ـ coordinate , name of area, number of plants.دا دې دلته راوړے شی او په دې باندې ذمه وار ادارې دے هغه خپل دغه اوکړی. بل، زه راځم، بس ما ته یو Five minute moreراکړې Five minute، Just five minute. زه دې دغه ته، ادارې مضبوطول. ادارې مضبوطول چې دی B O Kفنانس هم دے ځائے نه زمونږه یو ایکټ پاس کړے وو او 1991 کښې خیبر بینک جوړ شو خو هغه مینډیټ خپل هغه نه دے هغې کښې Creation of jobs وه او چې څومره Depositsوی نو هغه په دې صوبه کښې Reinvest کیږی خو افسوس خبره دا ده چې د هغې د ټریژری ډیپارټمنټ کښې څه پیسې دی او څه د فیډرل ګورنمنټ هغه دی ځائی کښې زیات تر Maximum

20% په دې صوبه کښې Invest کیږی Loaning په دغه کښې نوره ټول دی ته مونږ نه هیڅ فائده نشته دې هغوې سره زه دا یو خبره کوم دا ډیره دغه خبره ده خطرناکه خبره در ته کوم چې دی فلور باندې یو Commitment شوے وو چې ان کوئری رپورټ به راځی، زه خو دې ځائے نه پاسم او په سړک باندې پردې صوبې ته څم او نواز شریف ته وایم چې ته صادق او امین نه ئې ته Commitment کړے وو په فلور دا ډیر مقدس فلور دے ، تو پھر تو سوال اٹھیں گے سر پھر تو سوال جنم لیں گے-چې ولې یو کار کښې دا رانلو ،هغه خو له جی آئی ټی دې او پاناما ده او دا دې هغه دې او دا دلته څه چل دے نو There is something wrongدال میں کچھ کالا ہے۔ ما ته پته نشته تاسو ټکټ راکوئی که نه راکوئی خو دومره یاد اوساتې چې پی ټی آئی تا خو زه په ډیر جذبه راغلې وومه خو چې تاسو، کله څئی نو دا خپل جامې نه دا داغ لرې کوی، دا داغ کم سے کم لرې کوی دے خپل جامې نه او دا د جماعت اسلامی والا ته هم وائیمه ځکه هغه یو مذهبی کلاس دے دوئی ته ده جهولئی غوړوم مونږ خو پریږده تاسو له جهولئی غوړم ،دا خپل دغه لرے کړه

جناب سپیکر: شکریہ جی، ایک منٹ میں، ایک وضاحت، آپ نے ایک کوسچن اٹھایا ہے، میں بالکل Categorically کہتا ہوں کہ اس کا نوٹیفکیشن بھی ہوا ہے، بجٹ اجلاس کی وجہ، مصروفیت کی وجہ سے وہ میٹنگ نہیں ہو رہی ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ چیف منسٹر اس کو ہیڈ کریں گے اور اس کی میٹنگ ہو گی۔

جناب قربان علی خان: یو می لټولو لاندې بل دے۔

جناب سپیکر: اچھا جی، قربان خان آپ kindly بجٹ کے اوپر آئیں۔

جناب قربان علی خان: اچھا بجٹ،

جناب سپیکر: آپ صرف بجٹ پہ بات کریں۔

جناب قربان علی خان: اچھا بجٹ، بجټ کښې ما ته دلته تاسو پیسې مختص کوئ، ما Clapping هم اوکړو ،ډېره ډېره مې هم اوکړل، خوشحال هم شوم، دا خو زه ذاتی خبره کوم ،د 15-2014 زما پیسې راغلی دی ،ډی ډی سی پرې شوی، ده ډیټ ک پرې شوے دے او هغه پیسې کوم دی، ما ته پته نشته او هغې کښې ډیرو ځایونو

کبنې هم لګیدې، دا Violation دے د ډیډک ،د نیب آرډیننس 1999، د احتساب دغه دے 2014 او زه دې فلور نه نیب او متعلقه ادارو ته دا وایئم چې راشئی زما په نوښار کبنې د کروړانو روپو کرپشن روان دے او زه د دے ذمه واریم زه به ورته ښایم، ما تاسو ته دا اویئل

<u>جناب سپیکر</u>: شکریہ۔

<u>جناب قربان علی خان</u>: او نن دې بجټ نه زما احتجاجی واک آؤټ دے ځکه چې زما انصاف خان ته وائی نشته نو زه عوامو ته څه وائیم؟

<u>جناب سپیکر</u>: جی اشتیاق خان، اشتیاق ارمڑ۔

<u>سید محمد اشتیاق(معاون خصوصی برائے ماحولیات)</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ زما سپیکر صاحب ملګری خبرې اوکړے او ما مخکښې هم دې باندې خبرې کړی دی تاسو ته یاد شی بلین ټریز داسې پراجیکټ دے جی چې د دې دوه ځل Third party validation اوشو ډبلیو ډبلیو ایف اوکړو ،هغه ریکارډ ما دې اسمبلی ته راوړو ما او ښولو خو پته نه لګی چې دوئی ته تکلیف څه دے؟ بهرحال بلین ټریز ولې شروع شو ما مخکښې هم خبره کړې وه جی چې کوم دنیا کښې Climate change را روان دے، بد قسمتی نه پاکستان ووم نمبر باندې دے، دا خبره ما مخکښې هم کړې وه جی، یونتو خبره اوشوه جی، شروع کښې مونږه خلقو سره هیڅ څه میکنیزم نه وه چې دا به څنګه کیږی، دا بلین ټریز، مونږه خلقو ته ریکوسیټ اوکړو چې تاسو راشی مونږ سره پاټنر شپ اوکړی، خلق یریدل فارسټ ته زمکه ورکړی نو بیا واپس کیږی نه ،مونږه اخبار کښې اشتهارات ورکړل خو څوک رانغلل، دا یونټ چې کوم دا یادوی که دیکښې کرپشن شوے وی، زه په دې فلور، ما مخکښې هم وئیلی دی ،زه اوس هم وائیم چې زه به استعفی هم ورکوم که نه وی داسې خلق چې دا کوم ناست وو داسې خبرې کوی دوئی له پکار ده چې پخپله استعفی ورکړی۔ بله خبره دا کوم چې کوم Climate Change را روان دے، ما مخکښې هم وئیلې وه ،Already south باندې مونږ فوکس شو ،په south کښې Already one Centigrade temperature اوچت دے او دا Expected دا دې پانچ پرسنټ بارونه کم شوی دی۔ او Expected دا

دې چې يره 2060 پورې به دلته دوه سنتې ګرډ نور اوچتيږي او بارانونه به پندره پرسنټ نور کميږي۔ بله لکه دوئی چې دا خبره کوی چې يره بلين ټريز، زمونږه چار هزار سائټ دی، چار هزار سائټ دی، ما په دې فلور مخکښې هم چيلنج کړے وو چې دوئی د ځائې اوښائی، يو سائټ د دوئی اوښائی دلته څومره چې فلور باندې کسان ناست دی، ميډيا هم ناسته ده ،زه به ورسره ځم او دا ځائې ورته ښائيم که

نه وه بيا به زه استعفی ورکړم (تالیاں) خو داسې الزام لګول چې هغه څه د ثبوت نه وی، دا کرپټ دی، دا زما په خيال دومره Seasoned Parliamentarian نه داسې خبرې کول دا ډير د افسوس خبره ده خو په آخر کښې يو شعر ورته وايم:

اوښکو ته مې وئيل چې لږ صبر شه
هسې نه رسوا چې زمونږ مينه شی
اوښکو راته وئيل چې مونږ سپين يو
پريږده چې نن دا خبره سپينه شی

نو مونږ هم دې له راغلی يو چې دا خبره سپينه شی څوک چې دا خبره کوی زه چيلنج ورکوم ،دے نه غټه خبره شته جی چې ز مونږ چار هزار سائټ يو سائټ د دوئ اوښائی که نه وه نو زه به دې فلور د رته وايم چې زه به هم استعفیٰ ورکړمه۔ تهينک يو۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: صالح محمد صاحب، صالح محمد صاحب، صالح محمد خان۔

جناب صالح محمد: شکریہ جناب سپیکر! کہ آپ نے بجٹ کے موقع پہ مجھے موقع دیا۔آج میں اس ہاؤس کے معزز اراکین اسمبلی کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ آج پارلیمانی جو چار سال مکمل ہو چکے ہیں اور پانچواں بجٹ آج پیش ہورہا ہے جناب سپیکر جس بجٹ پہ بحث ہورہی ہے،اس بجٹ میں سامنے کچھ اور اور اس کے اندر کچھ اور، جس طرح یہ بجٹ بک پڑی ہوئی ہے،اس میں آپ سکیمیں دیکھ لیں،یعنی اس میں تقریباً ٹوٹل میں اس کو ضرور کہوں گا کہ پانچ چھ اضلاع کا بجٹ ہے، پانچ چھ اضلاع کے لئے جتنی سکیمیں رکھی گئی ہیں جس کے سامنے میں ایک اور مثال پیش کرتا ہوں۔ جناب سپیکر! یہ اے ڈی پی نمبر 827 سپیشل ترقیاتی پیکج جس میں چھ ہزار ملین کل تخمینہ رکھا گیا ہے اور مزے کی بات یہ ہے کہ چھ ہزار ملین جو کل تخمینہ ہے،اس میں 630

ملین مختص کئے گئے ہیں اور 630 میں سے 330 ملین صرف ایک ضلع ضلع نوشہرہ کے لئے رکھے گئے ہیں، جناب سپیکر ! یہ صرف نوشہرہ کے لئے، تو جناب سپیکر یہ چار پانچ اضلاع کا بجٹ اسے میں ضرور کہوں گا کہ جو حسب سابق جس طرح سابقہ چار دفعہ بجٹ پیش ہوا ہے تو، اس بجٹ میں بھی چار پانچ اضلاع کو زیادہ فوکس کیا گیا ہے، حالانکہ این ایف سی کے تحت جتنا پیسہ صوبہ خیبر پختونخوا صوبے کو ملتا ہے، وہ آبادی کے تناسب سے ملتا ہے، وہ ہمیشہ آبادی کے تناسب سے ملتا ہے نہ کہ چار یا پانچ اضلاع کے لئے ملتا ہے۔ تو یہ جناب سپیکر ! چونکہ بجٹ میں جو پیسے مختص کئے گئے، اس میں باقی میرے پاس کافی چیزیں ہیں جو کہ چار پانچ اضلاع کے لئے پوری ڈیٹیل تو یہاں پہ نہیں بتاؤں گا، ٹائم کم ہے لیکن ان منصوبوں کے لئے جو اضلاع ہیں، ہزارہ ڈویژن بالخصوص مانسہرہ، بٹگرام، تورغر، کوہستان اور اس طرح اور کئی اضلاع ہیں جن کے ساتھ بہت زیادتی، جو پہلے سے پسماندہ ہیں اور ان کو مزید پسماندہ رکھا گیا ہے، تو جناب سپیکر ! ایک اور بات میں ضرور کہوں گا کہ جو وفاقی حکومت کے اکنامک کوریڈور سی پیک کا جو منصوبہ چل رہا ہے، اس پہ موجودہ حکومت نے صوبائی حکومت نے چار سال ضائع کئے، چار سال احتجاجاً اس پہ اور اس کے خلاف پروپیگنڈے کرتے رہے اور چار سال کے بعد آج اس صوبے کو جو چار کارخانے سیمنٹ کے بڑے کارخانے ملنے تھے جو ملے یہ اگر چار سال پہلے ہی، دو سال پہلے اس پہ کام شروع ہو جاتا تو آج اس صوبے کا فائدہ ہوتا۔ اب اس چار کارخانوں میں اب جو سیمنٹ ہمیں درکار ہے ان تعمیراتی کاموں کے لئے یا تو چائنا سے درآمد کرنا پڑے گا یا ہمیں باقی صوبوں پہ انحصار کرنا پڑے گا، تو جناب سپیکر ! یہ میرے خیال میں اس صوبے کے عوام کے ساتھ بڑی زیادتی ہوئی اور اس میں سی پیک کے خلاف یعنی آپ دیکھ لیں کہ سی پیک پاکستان میں ایک گیم چینجر ہے اور اس سی پیک کے خلاف اتنے چار سال، تین سال سے جو احتجاج اور جو پروپیگنڈے، آج الحمد للہ آپ خود تعریف کر رہے ہیں، آج مغربی روٹ کی آپ خود تعریف کر رہے ہیں جو قابل تائید ہے، تو میں بجٹ کے حوالے سے جو بات کروں گا Ongoing Schemes کے لئے جو چار پانچ اضلاع کے لئے پیسے رکھے گئے ہیں جو چار پانچ اضلاع کے لئے، اگر اس کا چوتھائی حصہ بھی پورے صوبے کے باقی اضلاع کے لئے رکھے جاتے تو میرے خیال میں تحریک انصاف کی اس حکومت میں، یعنی انصافیوں کی اس حکومت میں اتنی بڑی بے انصافی صوبے کے عوام کے ساتھ کبھی بھی نہ ہوتی جو کہ بہت بڑی زیادتی ہے کہ چار پانچ اضلاع کے لئے جو بجٹ رکھا گیا

یعنی اس کا چوتھائی حصہ بھی پورے باقی صوبے کے لئے نہیں رکھا گیا۔انصاف کی طرف میں بات کروں گا، صحت انصاف کارڈ جس سے پورے صوبے کے عوام کو پتہ ہے جو پورے صوبے کے عوام جانتے ہیں اور پھر اس کے ساتھ جو ہسپتالوں میں ایمرجنسی کے درکار انجیکشنز بھی آج بند کر دیئے گئے ہیں،اس کے ساتھ ساتھ ہسپتالوں کی کنڈیشن بھی بہتر کرنا حکومت کا حق بنتا تھا۔آج ایک اخباری رپورٹ میں میں نے پڑھا ہے کہ ڈی آئی خان کا جو ڈسٹرکٹ ہسپتال ہے،اس کے لئے جو سٹی سکین کی مشین چار پانچ سال پہلے آئی تھی،آج تک اس کی تنصیب نہیں ہو سکی جناب سپیکر،یہ صحت کے حوالے سے میں بات کرتا ہوں۔جناب سپیکر !ہائرایجوکیشن کی طرف اگر میں آجاؤں،ہائرایجوکیشن کی طرف میں آجاؤں تو یہ گزشتہ چار سالوں میں جتنے کالج رکھے گئے،وہ وہیں چار پانچ یا چھ اضلاع کے لئے رکھے گئے ہیں۔میں مانسہرہ کی بات کرتا ہوں کہ تحصیل مانسہرہ صوبہ خیبر پختونخوا کی تیسری بڑی تحصیل ہے اور اس تحصیل میں آج بھی بوائز ڈگری کالج نہیں ہے، چار سال سے میں اور سردار ظہور اور ہم سارے ایم پی ایز مانسہرہ کے، ہم بڑی کوشش کرتے رہے لیکن ان چار سالوں میں آج تحصیل مانسہرہ کو ایک ڈگری کالج تک نہیں مل سکا،وہاں پہ ایک پوسٹ گریجوئیٹ کالج ہے جس میں بی ایس اور ایم ایس کی کلاسز شروع ہونے کے بعد وہاں کے طلباء بی ایس سی اور ایم ایس سی اور بی اے اور ایم اے سے محروم رہ گئے ہیں،تو آج اتنے کالج تقسیم کرنے کے باوجود بھی تحصیل مانسہرہ ایک ڈگری کالج سے محروم ہے اور اس کے ساتھ صرف تحصیل مانسہرہ کی بات نہیں کرتا ہوں،مانسہرہ، کوہستان، بٹگرام آپ دیکھ لیں،باقی اضلاع دیکھ لیں جو پسماندہ اضلاع میں،ان میں اسی طرح کیا گیا ہے۔تحصیل مانسہرہ میں میں درخواست کرتا ہوں کہ ہائرایجوکیشن کا منسٹر کا تعلق بھی ہزارہ کے ساتھ ہے،مشتاق غنی صاحب !کو مخاطب کرتا ہوں،مشتاق غنی صاحب آپ کا تعلق بھی ہزارہ کے ساتھ اور مانسہرہ آپ کا بھی ضلع ہے اور کئی دفعہ ہم نے کوشش کی کہ تحصیل مانسہرہ جو کہ چھتیس یونین کونسلوں کی ایک تحصیل ہے،اس میں ایک ڈگری کالج وزیراعلیٰ صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں،اس میں بوائز ڈگری کالج آج تک نہیں ہے،تو آپ سے درخواست ہے کہ اب بھی اگر آپ ہمیں دیں تو آپ کا شکریہ ہو گا۔تو اس کے ساتھ میں وزیراعلیٰ صاحب بیٹھے ہوئے ہیں،وزیراعلیٰ صاحب بفہ آئے اور تحصیل کا وہاں پہ اعلان کیا،اس پہ زرگل خان کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں کہ یہ بھی وہاں تھے تو وہ آج تک وہ تحصیل کا معاملہ اسی طرح پڑا ہوا ہے تو میں وزیراعلیٰ صاحب

سے درخواست کرتا ہوں کہ فوری طور پہ اس کے لئے اقدامات اٹھائے جائیں، آج تک وہ تحصیل کا نوٹیفکیشن جاری نہیں ہو سکا کیونکہ آپ کا بہت بڑا جلسہ بفہ کے اور پکھل کے عوام نے بہت بڑا جلسہ کیا تھا تو اس کے بعد لوگ آج پریشان ہیں تو آپ کا چونکہ ایک سال رہ گیا ہے، تو وزیر اعلیٰ صاحب سے یہی درخواست ہے کہ اس تحصیل پہ فوری طور پہ عمل درآمد شروع کر دیں۔ جناب پھر وزیر اعلیٰ صاحب کہہ رہے ہیں کہ وہ ہیلتھ ہے اور میگا پراجیکٹ ایجوکیشن ہے تو میں تو ضرور کہوں گا کہ میگا پراجیکٹ جو ہے، وہ نوشہرہ ہے، میگا پراجیکٹ مردان ہے، میگا پراجیکٹ دیر ہے اور میگا پراجیکٹ صوابی ہے، (تالیاں) میگا پراجیکٹ ان چار پانچ اضلاع میں مجھے نظر آ رہا ہے، پھر جناب سپیکر صاحب! جو قرضے لئے ہیں، قرضوں کی بات جب عمران جو قائد تحریک انصاف تھے، اس نے سب سے پہلے کہا تھا کہ میں قرضوں پہ کبھی بھی حکومتیں نہیں چلاؤں گا، حکومت چھوڑ دوں گا لیکن قرضوں پہ، آج اتنے بڑے قرضے نوے ارب روپے آج فارن پراجیکٹ اسسٹنٹس باون ارب (شیم شیم کی آوازیں) ڈومیسٹک لون دس ارب روپے اور اس میں انیتس روپے گرانٹس کے، چلو وہ تو کوئی مسئلہ نہیں ہے، پھر سابقہ نوے ارب روپے، تو حکومت یہ بتائے کہ ایک سو باون ارب روپے پہ کتنا سود آ رہا ہے؟ پھر میں جماعت اسلامی پہ حیران ہوں کہ جماعت اسلامی ہمیشہ جو شرعی مسئلے مسائل ہیں، اس پہ کھل کے بولتی ہے لیکن آج اس سود کے خلاف جماعت اسلامی اسلام کے علمبردار جماعت آج وہ بھی خاموش ہے کہ ہم سود پہ صوبہ چلا رہے ہیں۔ سود پہ کام چلا رہے ہیں۔ اس کے ساتھ جناب سپیکر صاحب یہ تین دن پہلے میرے حلقہ میں مانسہرہ میں بہت شدید ژالہ باری ہوئی اور بڑا نقصان ہوا ہے اور ٹوبیکو کے حوالے سے ہزارہ ڈویژن میں سب سے پہلے ٹوبیکو جو ہے، جو Tobacco growing area ہے، وہ PK-55 ہے اور وہاں پہ اربوں کے حساب سے تقریباً آٹھ دس ارب روپے کا نقصان ہوا ہے جس سے مکمل فصلیں تباہ ہوئیں، تو میری آپ سے درخواست ہے کہ وہاں پہ ٹوبیکو کمپنی سے جو کھاد کی صورت میں جو Loan لیا ہے باقی Loans بینکوں سے لئے ہیں، اس کے لئے فوری طور پہ عمل درآمد کیا جائے۔ تو میں ایلیمنٹری اور سیکنڈری کی طرف جاؤں گا، جناب سپیکر صاحب! آج سے آٹھ مہینے پہلے وزیر تعلیم صاحب کا فرمان جاری ہوتا ہے، آج سے آٹھ مہینے پہلے وزیر تعلیم صاحب کا یہ فرمان جاری ہوتا ہے کہ سکول کے جتنے سائن بورڈ ہیں Logo ہیں، اس کو تبدیل کر لیں اور ہمارے صوبے میں ستائیس ہزار سکول

ہیں، سرکاری سکول، پرائمری مڈل اور ہائی سیکنڈری اور ہائی، ستائیس ہزار کے قریب سکول ہیں، اس پہ وزیر تعلیم صاحب کا پیغام جاتا ہے کہ اس پہ پانچ ہزار روپے پی ٹی سی فنڈ سے ہر سائن بورڈ جو ہے اس پہ لکھائی تبدیل کر لیں اس کی Logo تبدیل کر لیں، وہ ایک ارب پینتیس کروڑ روپے لاگت اس پر آئی، اس کے چھ مہینے کے بعد ایک اور فرمان جاری ہوتا ہے، وزیر تعلیم صاحب کا ایک اور فرمان ٹویٹ پر بھی جاری ہوتا ہے کہ اس کا کلر چینج کر لیں اور دوبارہ پانچ پانچ ہزار لکھیں تو یہ دو ارب ستر کروڑ روپے اس صوبے کا، اس غریب صوبے کا جس صوبے کا انفراسٹرکچر پہلے تباہ ہو چکا ہے یا زلزلے کی وجہ سے یا دہشتگردی کی وجہ سے، ہمارے لوگ صاف پانی پینے کے لئے ان کو صاف پینے کا پانی مہیا نہیں ہو رہا ہے، اگر یہ دو ارب ستر کروڑ روپے پانی پہ صاف پانی پہ مہیا ہوتے۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ جی، مختصر کریں جی۔

جناب صالح محمد: ان کو دیئے جاتے تو یہ انصاف کی حکومت میں میرے خیال میں یہ بے انصافی بھی نہ ہوتی دو ارب ستر کروڑ روپے۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ، میرے خیال میں۔۔۔

جناب صالح محمد: جناب سپیکر! چار سال تک ڈرائیونگ لائسنس کی میں بات کروں، اس کا مسئلہ بھی حل نہیں ہو سکا کہ یہ پولیس کا اختیار ہے یا کسی اور کا اختیار ہے؟ یہ پہلی دفعہ یہاں سن رہے ہیں کہ قانونی اختیار کسی اور کے پاس ہوتا ہے اور استعمال کوئی اور کرتا ہے۔ اس کے ساتھ محکمہ مال بھی سب سے پہلے یہاں پہ وزیر اعلیٰ صاحب نے کہا تھا کہ پورے صوبے کو کمپیوٹرائز کیا جائے گا، آج کتنے صوبے یہاں پہ کمپیوٹرائز ہوئے، آج کتنے صوبے یہاں کتنے ضلعوں کا ریکارڈ یہاں پہ کمپیوٹرائز ہوا ہے؟ تو جناب سپیکر! میں ضرور آپ سے اس میں یہ درخواست کروں گا اپنے حلقے کے حوالے سے کہ تحصیل مانسہرہ کے لئے ایک وہاں پر بوائز ڈگری کالج اور ایک جو ژالہ باری ہوئی جس کی وجہ سے بہت سارا نقصان ہوا ہے اور تیسرا جناب سپیکر وزیر اعلیٰ صاحب کا ایک، بہت بڑا شاندار استقبال کیا تھا پکھل تحصیل کے حوالے سے تو وزیر اعلیٰ صاحب کو چاہیئے کہ اس کو Implement کر لیں اور تحصیل کا فوری طور پر نوٹیفکیشن جاری کریں۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ شیراز خان۔

جناب محمد شیراز: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ میں اس حکومت کو مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ وہ یہ پانچواں بجٹ پیش کر رہی ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ جن چار سالوں میں ہم نے کیا کھویا کیا پایا، اس کا بھی ازالہ جس طرح اس حکومت کا نعرہ تھا کہ فری بجٹ تھا جبکہ اس میں غریب صوبہ کے غریب عوام پر ٹیکسز کا بوجھ ڈال کر ان کا جینا حرام کر دیا ہے، کلاس فور سے لیکر پکوڑہ فروش تک، درزی تک کو معاف نہیں کیا گیا ہے۔ (تالیاں) لیکن میں اس حکومت کو اور خاص کر اپوزیشن کی جماعتوں کو کہ جو کئی دہائیوں سے چار سالوں سے یہ واویلہ کر رہے تھے کہ مرکز ہمیں ہمارا حق نہیں دے رہا، اس موجودہ سی ایم کی قیادت میں اور اپوزیشن کی جماعتوں کے تعاون سے ان کو پن بجلی منافع جو منجمد تھا، بمعہ بقایاجات کے کہ سابق حکومتوں نے نہیں دیا تھا، اس موجودہ مرکزی حکومت کو یہ کریڈٹ جاتا ہے کہ اس نے ان کے بقایاجات بھی ادا کئے اور ان کو ان کا حق دیا لیکن میں یہاں پہ سپیکر صاحب! برملا یہ کہتا ہوں کہ یہ جس وقت الیکشنز ہوئے 2014 میں ہمارا ضلع صوابی کے ممبران کا ایک جوائنٹ سیشن تھا تو اس میں آپ ہمارے چیف گیسٹ تھے تو میں نے آپ سے یہ گزارش کی تھی کہ الحمد للہ تاریخ میں پہلی دفعہ ضلع صوابی کو جو مقام جو عزت بخشی گئی ہے، آپ کی شکل میں یا شہرام خان کی شکل میں، آئیں ضلع صوابی کے ساتھ ان کے حقوق کے لئے ہم متحد ہو کر اپنے حق کے لئے آواز اٹھائیں اور ان شاء اللہ عوام نے ہمیں یہاں جس مقصد کے لئے بھیجا ہے، وہ مقصد حل کریں لیکن مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ چار سالوں میں میں نے ہر جگہ واویلا کیا کہ تربیلہ رائلٹی پہ حق ضلع صوابی کا ہے اور پہلی دفعہ ضلع صوابی اس پوزیشن میں ہے کہ وہ اپنے حق کے لئے آواز اٹھائے لیکن مجھے دکھ ہوتا ہے جناب سپیکر! جس طرح آپ نے خود ذکر کیا ہے کہ میرے صوابی ضلع میں میری پانچ یونین کونسلوں میں پانی کی قلت ہے، اگر آپ اس وقت وہ حق ہمیں دلا دیتے آج میرے ان عوام جن عوام نے ہم کو اور آپ لوگوں کو یہاں عزت کے ساتھ بھیجا ہے، کم از کم ان کو یہ دن دیکھنا نصیب نہیں ہوتا۔ میں نے آپ سے گزارش کی تھی کہ تربیلا رائلٹی پہ حق ضلع صوابی کا بنتا ہے لیکن مجھے افسوس ہے کہ آخر کس قیمت پہ ہم لوگوں کو بیچ دیا گیا ہے یا ہمارا سودا کیا گیا ہے؟ میں یہ حلفاً کہتا ہوں کہ اگر میرا حق بنتا ہے تو مجھے دیا جائے، اگر میرا حق نہیں بنتا تو، مجھے اللہ تعالیٰ وہ توفیق نہ دے کہ میں پرایہ حق اپنے لئے مانگوں یا اس پہ ہاتھ اٹھاؤں (تالیاں) جناب سپیکر صاحب! میرا موجودہ حکومت سے یہ گلہ ہے کہ جس طرح منسٹر صاحب

وہ نہیں آئے ہیں میں ان کو یہ کہوں گا، بھائی بھی ہے دوست ہے کہ وہ ہر فن مولا ہے تو ہر مسئلے میں کود جاتے ہیں لیکن ان کو یہ توفیق نہیں ہے، میں نے اس اسمبلی میں قرارداد پیش کی تھی کہ کم از کم سکول سسٹم میں اور ٹیوب ویل سسٹم میں اس کو ایک ٹائم فریم دینا چاہیئے کہ پرائمری سکول کے جو تعمیراتی کام ہوتے ہیں تو پرائمری سکول کے لئے بھی چھ ماہ کی مدت مقرر کی جائے، ایک ٹیوب ویل کے لئے بھی چھ ماہ کی مدت مقرر کی جائے، مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ سی ایم صاحب ہر جگہ یہ کہتے ہیں کہ ہم اداروں کو بہتر کر رہے ہیں، ہم اداروں کو صحیح کر رہے ہیں، ان کی بہتری کیا ہے کہ 14-2013 میں جو ٹیوب ویل تھے، مثال کے طور میں اسی یونین کونسل منگل چھائی میں جو کہ گباسنی یونین کونسل ہے 14-2013 کی جو سکیم تھی وہ ابھی تک مکمل نہیں ہوئی ہے۔ اسی طرح ابھی تک ایک پرائمری سکول مکمل نہیں ہے، یہ کس طرح کی بہتری ہے ؟ میں خاص کر ایجوکیشن منسٹر کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اس نے کم از کم تعلیم میں کچھ نہ کچھ بہتری لائی ہے لیکن جس طرح یہ انٹری ٹسٹ میں اس نے جو سکول بالکل ویران تھے ان کو آباد کیا ہے لیکن این ٹی ایس پر چالیس ہزار اساتذہ کو بھرتی کیا ہے لیکن میں ان سے یہ بھی پوچھنا چاہتا ہوں کہ آیا ان کو چالیس ہزار جو بھرتی ہوئے ہیں این ٹی ایس کے ٹسٹ پر آیا وہ مستقل ہیں یا کنٹریکٹ پر بھرتی ہوئے ہیں؟ آپ کو چاہیئے کہ ان کا بھی فیصلہ کریں کہ ان کو مستقل کیا جائے۔ اسی طرح کچھ اپنے لوگوں سے ان اداروں کے ساتھ جو زیادتیاں ہوتی ہیں اداروں کے اندر کہ میں نے اس ہاوس میں کئی دفعہ پہلے بھی کہا ہے کہ اس دن 2015 کو جاری کردہ سی ٹی ڈی آرڈر نمبر 79-4376 اس میں ایک بندے کے ساتھ زیادتی ہوئی، وہ ہائی کورٹ تک گیا، اس کے حق میں فیصلہ ہوا، اس کو آج تک انصاف نہیں ملا۔ جناب سپیکر! جس وقت انصاف میں تاخیر ہو تو پھر وہاں پہ انگلیاں اٹھتی ہیں، ہم یہاں آئے ہیں، آپ لوگ یہاں آئے ہیں، ہم لوگوں کو جواب دہ ہیں، ہمارا کام ہے کہ لوگوں کے جو مسائل ہیں، لوگوں کا جو حق ہے ان کے لئے آواز اٹھائیں۔ میں یہاں یہ بات واضح کرنا چاہتا ہوں کہ میں جو یہ باتیں کر رہا ہوں، میں سب ایوان سے اس سارے گیلری میں بیٹھے ہوئے لوگوں سے یہ اپیل کرتا ہوں، اگر اس بات میں اگر میری ایک بات بھی جھوٹ ہو تو میرا رمضان ہے، اللہ مجھے اس کی سزا دے لیکن جو لوگ میرے ساتھ زیادتی کر رہے ہیں (تالیاں) میرے عوام کے ساتھ زیادتی کر رہے ہیں، میرے ضلع صوابی کے ساتھ زیادتی کر رہے ہیں، اللہ ان کو سزا دے۔ والسلام۔

جناب سپیکر: میڈم آمنہ سردار۔

محترمہ آمنہ سردار: شکریہ جناب سپیکر، آپ نے موقع دیا لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ سامنے کوئی بھی وزیر نظر نہیں آرہا، ہم اپنی آواز صرف لوگوں تک پہنچائیں کہ کنسرنڈ ڈیپارٹمنٹ کے جو لوگ بیٹھے ہیں، وہ تو بیٹھے ہیں لیکن وزراء کوئی بھی نہیں بیٹھے تو ہم اپنی آواز کس کو پہنچائیں؟

جناب سپیکر: فنانس منسٹر بیٹھا ہے، وہ سن رہا ہے آپ کی بات وہ نوٹ کر رہا ہے۔

محترمہ آمنہ سردار: فنانس منسٹر باقی ڈیپارٹمنٹس کے Behalf پہ جواب نہیں دیتے مسئلہ یہ ہے، بہر حال جناب سپیکر صاحب! میں اپنی بات شروع تو کرنا چاہ رہی تھی، ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن سے، اس میں پانچویں اور آٹھویں جماعت کے بچوں کے لئے بات کی گئی ہے، ان کے امتحانات لینے کی Assessments کی، صفحہ 6 لائن 6 میں یہ موجود ہے، انہوں نے کہا ہے کہ یہ جدید طریقہ کار ہے حالانکہ یہ جدید طریقہ کار نہیں ہے، یہ بہت فرسودہ اور پرانا طریقہ کار ہے، Sixties اور Eighties سے چلا آرہا ہے، ہم نے خود بھی آٹھویں اور پانچویں کے بورڈ کے Exams دیئے ہیں تو مجھے نہیں لگ رہا کہ اس میں کوئی ہمیں فائدہ مند بات نظر آئے گی۔ ہم Analytical system کو پروموٹ کرنے کی بجائے دوبارہ فرسودہ نظام تعلیم کو لے کر آرہے ہیں۔ مکتب سکولوں کی بات کروں گی۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں/شور)

جناب سپیکر: (ممبران اسمبلی کو مخاطب کرتے ہوئے) آپ بیٹھ جائیں، منسٹر صاحب! آپ بیٹھ جائیں جی، آپ بیٹھ جائیں۔ جی میڈم، آپ بیٹھ جائیں، پلیز۔

محترمہ آمنہ سردار: جی سر اگر آپ Maintain کرادیں ہاؤس میں تو میں آپ کی شکر گزار رہوں گی۔

جناب سپیکر: جی جی، آپ Continue کریں پلیز۔

محترمہ آمنہ سردار: مکتب سکولوں کی بات کروں گی کہ ہمارے علاقے میں یا جو ہارڈ ایریاز میں جہاں جہاں پہ مکتب سکول رہے ہیں، وہاں پہ ان کو ختم کیا گیا ہے، میں نے بار بار فلور پر بھی آواز بھی اٹھائی تھی، باوجود اس کے بجٹ میں مکتب سکول کہیں بھی نظر نہیں آیا۔ اس کے بعد میں بات کروں گی ہائر ایجوکیشن کی، میرا خیال ہے ہائر ایجوکیشن کے منسٹر صاحب بھی تشریف لے گئے ہیں، وہ ایوان میں بیٹھ کے بھی ایوان کا حصہ نہیں

تھے لیکن ان کے حوالے سے میری بات ہو گی کہ انہوں نے 43 کالجز اس بار سننے میں آرہا ہے 43 کالجز ابھی ہمارے بجٹ بک میں ہے کہ بننے جارہے ہیں۔ ان 43 کالجز کو بنانے کے بجائے اگر پچھلے کالجز کے انفراسٹرکچر اور پلس ان کی Strengthening کا کام کریں یا ان کو Facilitate کریں تو وہ میرا خیال ہے زیادہ بہتر ہو گا۔ زلزلوں میں جو سکول متاثر ہوئے تھے، آج تک ان سکولز کو، اس کی گواہی میاں ضیاء الرحمان صاحب بھی دیں گے کیونکہ ان کا حلقہ ہے ان کے علاقے میں بہت زیادہ موجود ہیں، ہزارہ کے بہت سارے سکولز متاثر ہوئے تھے، بجٹ میں ان سکولز کے لئے کچھ بھی نہیں ہے، سارا ملبہ ایرا اور پیرا کے اوپر گرادیا جاتا ہے اور یوں لگتا ہے، یوں لگتا ہے کہ یہ خدائی فرمان ہے کہ صرف ایرا پیرا نے کرنا ہے اور کے پی گورنمنٹ کا اس میں کوئی کام نہیں ہے۔ تو یہ ایک بڑی افسوس ناک بات ہے، اس کو دیکھنے کی ضرورت ہے۔ یکساں نصاب تعلیم کی بات کروں گی، گورنمنٹ کا اچھا اقدام تھا لیکن یہ اتنا کامیاب نہیں رہا کیونکہ اس میں نہ تو سلیبس کو فوکس کیا جارہا ہے اور نہ ٹیچرز کو Educated and Trained Teachers مہیا کئے جا رہے ہیں۔ نئی یونیورسٹیز بنانے کا ذکر ہے، یونیورسٹیز بنانے پہ زور دیا جارہا ہے لیکن ان کے استعداد کار یا ان کی جو کارکردگی ہے، اس کو بہتر بنانے پہ زور نہیں دیا جارہا، گزارش یہ ہو گی کہ ریسرچ ورک جس کے لئے یونیورسٹیز کا قیام عمل میں لایا جاتا ہے، ریسرچ ورک وہاں پر نہیں ہو رہا، ریسرچ ورک کے لئے فنڈنگ نہیں ہو رہی، ایم فل اور پی ایچ ڈی لیول کے جو طالبعلم ہیں، وہ بہت زیادہ متاثر ہو رہے ہیں، تو ان کی کم از کم آواز سنی جائے اور فنڈنگ ریسرچ ورک کے لئے دی جائے۔ نوشہرہ میں یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی کا ذکر کرونگی اس کی، یونیورسٹی ہے لیکن اس یونیورسٹی میں ماسٹرز لیول کے پروگرام نہیں چل رہے، وہ بچے جو یہاں سے گریجویٹ ہوتے ہیں، بی ایس کرتے ہیں، وہ اسلام آباد یا دوسرے صوبوں میں جا کر وہاں پر ایم ایس کی ڈگری لے رہے ہیں تو یہ ہمارے لئے بڑے افسوس کی بات ہے کہ ایک ہی یونیورسٹی ہمارے پاس ٹیکنالوجی کی ہے، اس میں بھی بچے اپنی یونیورسٹی سے فائدہ نہیں اٹھا رہے اور اس کی Labs بھی Equipped نہیں ہیں جیسے کہ یونیورسٹی کی Labs ہوتی ہیں۔ اب مجھے نہیں پتا کہ اس پوائنٹ کو کون نوٹ کرے گا یا کون نوٹ کر رہا ہے؟ کل کو ہم جواب لیں گے تو ہمیں یہی بتایا جائے گا کہ جی اس وقت ایوان میں موجود نہیں تھے لوگ، بہر حال سی پیک منصوبے کی بات کرونگی بہت بڑا منصوبہ ہے اس سے پہلے بڑی لے

دے کی کے پی گورنمنٹ نے لیکن خدا کا شکر ہے کہ انہوں نے بھی آخر کار اس کو جو ایک وفاق کا بہت بڑا کارنامہ ہے، اس کو Own کر لیا۔ اس کے لئے میں آپ کا شکریہ بھی ادا کرونگی، اس کے لئے جناب سپیکر، ہمارے سی پیک میں اکیس زونز ہوں گے جو کے پی میں ہیں، سر سوری سترہ اکنامکس زونز ہیں اور ہمارے پاس حویلیاں جو ہے ڈرائی پورٹ ہے وہ "Hub" ہو گا تو ہمیں بہت زیادہ ضرورت ہے اپنے نوجوانوں کو یوتھ کو Skills provide کرنے کی تاکہ وہ اس کے مطابق فائدہ اٹھا سکیں۔ صحت کی بات کرونگی، بجٹ میں مجھے نظر آیا، بہت سارے ہاسپیٹلز کو اپ گریڈ کیا جا رہا ہے، بڑے افسوس کی بات ہے کہ اس میں ایبٹ آباد کا ذکر پھر نہیں ہے، ڈی ایچ کیو ہاسپیٹل جس پہ بہت زیادہ پریشر ہوتا ہے، باوجود اس کے اس کے اوپر ہم آواز اٹھاتے بھی رہتے ہیں، اس کو فنڈ کا اعلان کیا بھی گیا لیکن Still اس کے فنڈر یلیز نہیں ہوئے، وہ ویسے ہی کسمپرسی کی حالت میں ہے۔۔۔۔۔

سردار محمد ادریس: ابھی ہوں گے۔

محترمہ آمنہ سردار: چلیے خدا کرے کہ آپ کی زبان مبارک ہو ادریس صاحب اور آئے دن ہسپتالوں میں جو Strike چلتی رہتی ہیں، ان کے لئے میں بات کرونگی، کیا وجہ ہے حکومت کا کیا Failure ہے؟ کیوں ایسا ہو رہا ہے کہ ڈاکٹر سے لیکر نرسز ہوں، ٹیکنکل کا سٹاف ہو یا کلاس فور ہوں، ہر بندہ حکومت کے خلاف تن کے کھڑا ہو گیا ہے؟ اس کو ہمیں دیکھنے کی ضرورت ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ۔

محترمہ آمنہ سردار: سر میں تھوڑی سی بات کرونگی ڈی آئی ٹی کے اوپر، چونکہ سی ایم صاحب نے بات کر دی ہے، سوشل ویلفیئر کی بات کرونگی، ہمارے پورے صوبے میں Blind Girls کا ایک سکول ہے اور یہ بڑے افسوس کی بات ہے، وہ بھی اب پشاور میں ہے تو کم از کم تمام ڈویژنز میں Schools for blind boys and girls کے ہونے بہت ضروری ہیں۔ Beggars ہمارے ہاں بہت زیادہ ہیں، ان کے لئے مجھے کوئی بجٹ میں چیز نظر نہیں آ رہی، ان کو کہاں پہ ایڈجسٹ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے حالانکہ ہر جگہ، ہر چوک پہ ہر پانچ دس فٹ کے فاصلے پر ہمیں بھکاری نظر آ رہے ہیں اور ان کے لئے کوئی کام نظر نہیں آ رہا ہے بجٹ میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ۔

محترمہ آمنہ سردار: سپیکر صاحب! ایک اہم مسئلہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی شکریہ۔

محترمہ آمنہ سردار: اہم مسئلہ اس وقت ہمارے صوبے کو Face کرنا پڑ رہا ہے لیکن اس کے لئے بجٹ میں کوئی ایسی چیز نظر نہیں آ رہی ہے اور جب بجٹ پیش کیا جاتا ہے اس کو Gender lens سے نہیں دیکھا جاتا، اس کو اس طریقے سے نہیں دیکھا جاتا کہ اس میں خواتین کے پس منظر میں بھی دیکھا جائے۔ خواتین کی ترجیحات مردوں کی ترجیحات سے Different ہوتی ہیں، کم از کم اس کو Gender lens سے ضرور دیکھا جائے۔ ضمنی بجٹ کی بات کرتے ہوئے کہونگی کہ Approved جو بجٹ ہوا پچھلے سال، وہ کیوں Over spend ہو جاتا ہے؟ کیا وجوہات ہیں کہ جب ہم ضمنی بجٹ کی وہ کتاب کھول کے دیکھتے ہیں، اس میں لکھا ہوا آ جاتا ہے جی، یہ Over spend، تو یہ Over budgeting یا Over spend کیوں ہوتا ہے؟ اس میں ہمارا Failure نظر آ رہا ہے، چار یا پانچواں بلکہ چار بجٹ پیش کئے گورنمنٹ نے Mostly بجٹ جو ہوئے ہیں بہت زیادہ اس میں Lapse ہوا ہے، یہ Failure نظر آتا ہے اور ایک سب سے Important بات آخری پیج پر صفحہ 51 پر صوبائی ملازمین کے لئے جہاں ریلیف کی بات کی گئی ہے، اس میں کم از کم اجرت کو پندرہ ہزار کیا گیا ہے لیکن حیرت کی بات یہ ہے کہ اگلے الاؤنس کو بارہ سے پھر چودہ کیا گیا ہے، یہ کیا وجہ ہے، اس کو کیوں پندرہ ہزار نہیں کیا گیا؟ اور ہزارہ کے ساتھ ہر فیلڈ میں زیادتی ہوئی ہے ہم یہ وائٹ پیپر اٹھا کے دیکھیں یا سکیمز اس میں دیکھیں، ہمارے پاس اس میں جو بھی آپ کو نظر آ رہے ہیں، بڑے بڑے میگا پراجیکٹس جس کو کہہ رہے ہیں، ہمارے ہاں نظر نہیں آ رہے۔

جناب سپیکر: مہربانی۔ اجلاس کل دو بجے تک کے لئے ان شاءاللہ تعالیٰ Adjourn کیا جاتا ہے۔

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 12 جون 2017ء بعد از دوپہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)